www.KitaboSunnat.com

فرقہ ناجیہ

بجواب

طائفہ منصورہ

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

مولانا حکیم محمدّ اشرف سندھو

تخریج و تعلیق

عبد الرؤف بن عبد الحنان بن حکیم محمدّ اشرف سندھو

ناشر

دار الاشاعت اشرفیہ

سندھو ـــــ بلّوکی ـــــ ضلع قصور

15/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب .... فرقہ ناجیہ
مصنف .... مولانا حکیم محمد اشرف سندھو
تخریج .... حافظ عبد الرؤف، فاضل مدینہ یونیورسٹی
ناشر .... دار الاشاعت اشرفیہ، سندھو، بلوکی ضلع قصور
صفحات .... ۲۶ + ۵۲
طبع .... دوم .... مئی ۱۹۸۹ء
تعداد ۱۰۰۰
مطبوعہ .... پریس لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ ونشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ[1] فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ[2]

امابعد زبانی کلامی تو مذاہب عالم کا ہر گروہ و مذہب بمصداق قول اللہ عزوجل ﴿کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ﴾[3] اپنے حق کو یقین کرتا ہوا خوش و مطمئن ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ افتراق امت کی فہرست گنواتے ہوئے "اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً"[4] کے الفاظ سے ایک خاص و معین فرقہ کو فرقہ ناجیہ یا طائفہ منصورہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

بناء بریں ہر اسلامی فرقہ اپنی جگہ یہی ظن و گمان رکھتا ہے کہ فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کا مصداق صرف ہمارا مذہب ہی ہے۔ چنانچہ خوارج اور روافض و معتزلہ اور مرجیہ وغیرہ فرقے تو افسانہ ماضی ٹھہرے خود ہندو پاک کی غالب اکثریت یعنی حنفی مذہب کے دونوں فرقوں دیوبندی و بریلوی ہی کو دیکھ لیجئے کہ اگرچہ یہ بظاہر ایک دوسرے کے اس درجہ دشمن و مخالف ہیں کہ دیوبندی بریلویوں کو حنفیت سے خارج بدعتی و مشرک جانتے ہیں۔ اور بریلوی دیوبندیوں کو بدترین منافق ہی نہیں بلکہ اسلام سے خارج اور اس درجہ واجب القتل مرتد مانتے ہیں۔ کہ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو توبہ کی مہلت بھی نہیں دیتے ۔

اصل اسلام

فرقہ ناجیہ اور اہل سنت والجماعت وطائفہ منصورہ کی تعریف وپہچان ہم "نتائج التقلید" کی تمہید وخاتمہ اور "اکمل البیان شرح حدیث نجد قرن الشیطان بالآخر "مقام اہلحدیث" میں صرف مسلمہ حقائق وشواہد ہی سے نہیں بلکہ خود اراکین مذہب حنفی کی قلم سے نقل کر چکے ہیں۔

بلکہ "نتائج التقلید" کا مقدمہ لکھتے ہوئے علامہ دوراں ومفتی اہلحدیث حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی نوراللہ مرقدہ نے طائفہ منصورہ کی جو عام فہم اور آسان تعریف وپہچان بیان کی ہے۔ اس کی موجودگی میں طائفہ منصورہ کے بارے میں مزید کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ مگر ہمارے خصوصی مہربان حضرت گکھڑوی صاحب نے نتائج التقلید کے جواب میں طائفہ منصورہ نامی رسالہ لکھ کر ہمیں مجبور کر دیا۔ کہ ہم ان کی شعبدہ بازی کا پول آشکار کر کے طالبان حق کو صحیح حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان علیہ التکلان۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اہلحدیث کے خلاف الزام تراشی کی مہم اور بدنام کرنے کی پُرزور کوششیں اور منظم سازشیں کچھ حیرت انگیز نہیں۔ بلکہ جب سے اُمت میں فتنہ و فساد اور مذہب سازی کے جنوں کا دور شروع ہُوا ہے۔ اسی عہد سے خوارج و روافض اور ان کے مدمقابل دوش بدوش جنم لینے والے دوسرے فرقے اپنے باطل عقیدہ و مذہب کو فروغ دینے اور مذہب حق ثابت کرنے کی غرض سے اہل حدیث کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے اور پُرزور مخالفت و گمراہ کن پروپیگنڈا کرتے آرہے ہیں چنانچہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) جیسے مسلمہ بزرگ و عارف باللہ نے غنیۃ الطالبین جیسی مایہ ناز و معروف کتاب میں غیر ناجی فرقوں (اہل بدعت) کے عقائد باطلہ نقل کرتے اور ان کے نام اور شاخوں کی مختصر فہرست گنواتے ہوئے اپنی آخری و قطعی تحقیق و رائے بکمال ذمہ داری جن لفظوں میں اعلان فرمائی ہے وہ بلفظہٖ یہ ہے

وکل ذالک عصبیۃ وغیاظاً	فرقہ ناجیہ طائفہ منصورہ یا اہلسنت
لاھل السنۃ ولا اسم	والجماعت کا نام تو صرف ایک
لھم الا اسم واحد	اور ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے
وھو اصحاب الحدیث"	اہل حدیث۔

نہ صرف یہی

بلکہ آگے چل کر صٓ ۱۹۳ میں بکمال صراحت فرماتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وما اسمهم الا اصحاب الحديث راهل السنة على ما بينا"

فرقہ ناجیہ (طائفہ منصورہ) کا معروف نام تو صرف اہلحدیث اور اہل السنت ہی ہے جو ہم بالتفصیل بیان کر چکے ہیں

باقی رہے فرقہائے باطلہ کے افترا کردہ و اختراعی نام تو ان کی مثال و حیثیت بالکل وہی اور وہی ہے جیساکہ کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر و شاعر کاہن و مجنون اور مفتون وغیرہ باطل ناموں سے موسوم کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال کر فرحت محسوس کیا کرتے تھے۔ چنانچہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ تاریخی حقیقت اور حادث یا نیا جنم پانے والے فرقوں کے اس مخصوص شعار اور نمایاں کارستانی و محبوب مشغلہ کو جس صراحت سے بیان کیا ہے بلفظہ یوں ہے۔

"فعلامة اهل البدع الوقيعة في اهل الأثر"

اہل بدعت کی عام پہچان اور موٹی نشانی اہلحدیث کے خلاف الزام تراشی و بہتان بازی ہے۔

گذشتہ فرقوں سے صرف نظر خود ہند و پاک کے حنفیت کے مدعی دیوبندی و بریلوی دونوں فرقوں ہی کو دیکھ لیجئے کہ ان میں کا ہر فرقہ اپنی اپنی جگہ (اپنے وہم و خیال میں) اپنے کو مذہب حق یا اہل السنت والجماعت کا واحد اجارہ دار مانتا ہوا اہل حدیث کی مخالفت میں ایک دوسرے سے پیش پیش ہے چونکہ یہ دونوں گروہ اہل حدیث کو صرف وہابی[1] اور غیر مقلد کی سب سے بڑی گالی اور آخری

---

[1] وہابی۔ ہمارے دوستوں نے وہابی کا طعنہ اگرچہ اہل حدیث کی توہین و ذلت کے لیے اختراع کیا ہے مگر قادر المطلق کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ "وہاب" اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک مخصوص نام ہے۔ چنانچہ قول عزوجل (اَنْتَ الْوَهَّابُ ۵") اس پر شاہد ہے۔ لہٰذا

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طعن دینے پر ہی صبر و اکتفا نہیں کرتے بلکہ کئی ایک مزید غلط و باطل الزام عائد کر کے خارجی قرار دے کر اہلِ حدیث مکتبِ فکر یا مسلک و جماعت ہی سے انکار و فرار پر مصر ہیں چنانچہ سنن نسائی مطبوعہ مجتبائی کے حنفی محشی لکھتے ہیں۔

"ثم یعلم ان الذین	جو لوگ ہمارے ملک میں
یر یئون دین عبد الوہاب	وہابی غیر مقلد کے نام سے
النجدی ویسلکون مسلکہ	پکارے جاتے ہیں۔ یہ
فی الاصول والفروع ویدعون	اصول و فروغ میں عبدالوہاب
فی بلدنا باسم الوھابین	نجدی کے دین پر عامل
وغیر المقلدین ویزعمون	و کاربند ہیں۔ اور ائمہ اربعہ
ان تقلید احد الائمۃ	کی تقلید کو شرک و کفر قرار
الاربعۃ شرک وان من	دیتے ہیں۔ اور اپنے جملہ
خالفہم ھم المشرکون	مخالفین کو مشرک جانتے

اس اعتبار سے وہابی کا معنیٰ اللہ والے ہُوا۔

مذکورہ سے صرف نظر مزید سنیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک میں ایک خاص نام عبدالوہاب بھی ہے چنانچہ تفسیر جلالین کے حاشیہ ھادی مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۹۴ میں ہے کہ کعب احبار فرماتے ہیں۔ اہل جنت کے نزدیک حضورؐ کا نام عبدالکریم ہے اور اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار۔ حاملین عرش حضورؐ کو عبدالمجید اور دیگر تمام ملائکہ عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

"وعند الانبیاء عبد الوھاب" انبیا کے نزدیک حضورؐ کا نام نامی عبدالوہاب ہے۔

لہٰذا اس تصریح کے مطابق وہابی کا معنی و مفہوم محمدی یا وہابی ٹھہرا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یستبیحون قتلنا اهل السنة وحبس نسأمنا (الی) ھم فرقة من الخوارج" (نسائی ج اول صفحہ ۳۷)

ہوئے ہمارے مردوں (رجال) کو قتل اور عورتوں کو قید کرنا مباح سمجھتے ہیں۔

مولوی عبدالحی لکھنوی اور دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب کے گمراہ کن پروپیگنڈے مقام اہلحدیث صفحہ ۴ و صفحہ ۳۲ میں ذکر ہو چکے ہیں۔

ا۔ اسی پر بس نہیں

بلکہ دیوبندی گروہ کے خصوصی نمائندے و ترجمان و ذمہ دار اور نتائج التقلید کی تردید و جواب کا جھوٹا جواب دیکھنے والے مولوی محمد سرفراز صاحب گکھڑوی نے اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے طائفہ کی آخری تان وسراس پر جس طرح توڑی ہے۔ بلفظہ ملاحظہ فرمائیے۔

"ہر وہ شخص اہل حدیث ہے جس نے تحصیل اور طلب حدیث کا اہتمام کیا ہو۔ اور حدیث کے لیے سعی اور کوشش کی ہو۔ عام اس سے کہ وہ حنفی ہو یا مالکی۔ شافعی ہو یا حنبلی۔ حتیٰ کہ شیعہ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بھی اہل حدیث ہے۔

نہایت تعجب اور سخت تاسف کی بات ہے کہ غیر مقلدین نے یہ کیوں کر سمجھ لیا ہے کہ لفظ اہلحدیث غیر مقلد یا تارک تقلید کے مترادف ہے۔"

۲۔ معتزلی

صاحب طائفہ صفحہ ۴۵ پر معتزلی کی موٹی اور نمایاں سرخی سے پورے جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جذبہ کے ساتھ نغمہ سرا ہیں۔

"بہت سے ایسے حضرات بھی تھے۔ جو مذہبًا معتزلہ تھے۔ مگر علم حدیث کی خدمت کی وجہ سے محدّثین (اہلحدیث) کے زمرہ میں شمار ہوتے ہیں"۔

۲۔ غالی شیعہ بھی اہلحدیث ہیں

مذکورہ پر ہی بس نہیں۔ بلکہ صاحب طائفہ ص ۲۷ پر بلا جھجک و تامل پورے دعوے اور تعلی سے لکھتے ہیں۔

"جن جن کتابوں میں لفظ اہل حدیث یا محدّث یا اہل اثر یا اصحاب الحدیث وغیرہ آیا ہے۔ اس سے ہر وہ شخص یا وہ جماعت مراد ہے

• جو حدیث کی حفظ و معرفت اور روایت و درایت میں کوشاں رہی ہو۔ فقہی طور پر اس کا مسلک خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ حنفی ہو یا شافعی مالکی ہو یا حنبلی یہاں تک کہ اگر وہ شیعہ بھی ہو اور شیخین کے مثالب پر اس نے کتابیں بھی لکھی ہوں اور نوّے ۹۰ عورتوں سے اس نے متعہ بھی کیا ہو۔

وہ بھی محدّثین کی اصطلاح میں اہلحدیثؒ ہی ہو گا۔ محدّثین کرام کی اصطلاح میں شخصی رائے سے آزادی اہل حدیث کے مفہوم میں ہرگز داخل نہیں ہے"۔

لہ کیا آپ ایسے غالی معتزلہ اور روافض کو طائفہ منصورہ ثابت کرنے پر مصر ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ السہم الحدید ص ۴۲

بطور تصدیق و تائید یا دیوبندیت کا متفقہ فیصلہ دوسرے نامور دیوبندی ترجمان یا نتائج التقلید کی تردید و جواب کا زبانی کلامی دعوے کرکے خوش ہونے والے نام کے امین الحق کی مخالفت حق بھی السہم الحدید سے ملاحظہ فرماتے چلیے چنانچہ ص ۴۲ میں "اہل حدیث حضرات کون ہیں" کی موٹی و نمایاں سرخی کی ذیل میں لکھتے ہیں۔

"اصحاب حدیث۔ ارباب حدیث۔ اہل حدیث اسی علمی طبقہ محدثین کے متعدد نام اور تعبیرات ہیں اور اہل حدیث کا یہ علمی طبقہ خواہ اہل السنت والجماعت ہوں۔ یا ان میں حنفی ہوں۔ مالکی ہوں۔ شافعی ہوں حنبلی ہوں یا اہل السنت والجماعت سے الگ اور باہر شیعہ ہوں یا معتزلی یا کوئی اور (گمراہ) فرقہ مگر ہیں اہلحدیث اور اہلحدیث ہی کہلاتے ہیں بخاری و مسلم میں شیعہ معتزلہ مرجیہ وغیرہ اہل حدیث مشائخ کی بکثرت روایات مذکور ہیں۔ اگرچہ وہ بخاری و مسلم کی طرح اہل السنت والجماعت کے محدثین نہیں۔ مگر ان کے اہلحدیث ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ بخاری و مسلم نے ان کا اہلحدیث ہونا تسلیم کر لیا ہے"۔

الجواب بتوفیق الوھاب

دیوبندی مذہب کے خصوصی ترجمان اور نمائندوں کا پُر زور دعوے آپ ملاحظہ فرما چکے کہ اہلحدیث کوئی خاص اور مستقل مکتب فکر نہیں بلکہ "ہر وہ شخص اہلحدیث ہے جس نے تحصیل اور طلب حدیث کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کیا ہو اور حدیث کے لیے سعی اور کوشش کی ہو۔"

خواہ مذہباً و اعتقاداً غالی شیعہ معتزلہ اور مرجیہ و حنفی وغیرہ کیوں نہ ہو۔

اپنے دوستوں سے بمصداق سو سنار کی ایک لوہار کی۔ ہمارا صرف یہی ایک سوال ہے کہ بقول جناب جب کہ وہ ہر شخص اہلحدیث ہے جس نے حدیث کی سماعت اور حفظ روایت کا اہتمام کیا ہو، اور کوشش کی ہو۔ تو براہ نوازش ٹھنڈے دل سے انصافاً فرمایئے کہ صحابہ جن کو خود زبان نبوت سے حدیث کی سماعت کا شرف میسر ہوا۔ اور حفظ و روایت حدیث کا اوّلین اور سب سے بڑا مرکز بلکہ واحد سرچشمہ و معیار بھی بالاتفاق جب کہ صحابہ ہی ہیں تو کیا پھر آپ کے اصول و قاعدہ کے اعتبار سے صحابہ اہل حدیث ہیں یا نہیں ؟

(۱) پس جب کہ خود آپ ہی کے بنائے اور بتائے ہوئے اصول اور قاعدہ کلیہ کی بنا پر صحابہ کا اہلحدیث بلکہ اہل حدیث کے امام و قائد اور اہلحدیث گر ہونا اظہر من الشمس ہو چکا۔ تو اس کے ساتھ ہی پھر۔

(۲) یہ حقیقت بھی آپ ہی کے پیش کردہ معیار پر خود بخود کھل کر بصحیح صورت میں سامنے آگئی۔ کہ اہل حدیث مکتب فکر مذہب (تعامل) صحابہ ہی کا معروف و مشہور نام ہے۔ چنانچہ بحوالہ غنیۃ الطالبین شاہ جیلانی شروع میں ذکر ہو چکا۔ اور اگر مذہب صحابہ کے اہل حدیث اور اہل السنت کے نام سے منسوب ہونے کی وجہ تسمیہ مطلوب ہو تو وہ بھی غنیۃ الطالبین ہی کے لفظوں میں سنتے چلیئے۔ چنانچہ امام الاولیاء بکمال ذمہ داری سے فرماتے ہیں۔

فعلی المومن اتباع السنۃ	خلاصہ مطلب یہ ہوا
والجماعت فالسنۃ ما سنہ	کہ اہل حدیث یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اہل سنت والجماعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والجماعت ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفا الراشدین المہدیین" کا مذہب در حقیقت تعامل یا مذہب صحابہ ہی کا معروف نام ہے۔

اگر مزید تفصیل اور واضح دلائل مطلوب ہوں۔ تو نتائج التقلید ص۱ تا ۱۲ اور مزید براں مقام اہلحدیث بجواب مقام ابوحنیفہ اور السہم الحدید) باب ثانی کی فصل اوّل سے اسلامی فقہ واجتہاد کا مضمون ص۲۴ تا ۶۵ ملاحظہ فرمائیے یہاں صرف یہی گذارش مقصود ہے کہ عہد تابعینؒ میں جب قدریہ ومعتزلہ وخوارج اور روافض وغیرہ اہل بدعت یا غیر ناجی فرقوں کا ظہور وخروج ہوا۔ تو صحابہ کے مذہب ومسلک کو اہل حدیث مکتب فکر یا اہل سنت والجماعت کے نام و عنوان سے شہرت دی گئی اور کتابی شکل میں مدون ومرتب کیا گیا۔ چنانچہ مؤطا امام مالکؒ صحیح بخاری ومسلم۔ ابوداؤد ترمذی۔ اور نسائی کتب حدیث جو صحاح کے نام سے اہل سنت والجماعت میں باالاتفاق قبول ومعمول ہیں اہل حدیث ہی کی تالیفات اور اہل حدیث مکتب فکر کا ناطق وعملی ثبوت ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف وغیرہ تصنیفات میں مذکورہ کتب کے مصنفین کو اہل حدیث کے طبقہ ثانی کے نام سے ذکر و بیان کرتے ہوئے مذہب حق کا معیار ان ہی کتب کو قرار دیا ہے۔

چنانچہ نتائج التقلید۔ اکمل البیان۔ فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان اور بالآخر مقام اہلحدیث میں شاہ صاحب کے بیان کردہ معیار کو، ہم حنفی مترجم کی زبان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے نقل کر چکے ہیں۔

۲۔ طحطاوی شرح درمختار

صرف شاہ صاحب پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ متاخرین احناف کے سرکردہ طحطاوی جیسے نامور شارح درمختار کا قول فیصل حتیٰ کہ ہندوستان کے نامور و مسلمہ حنفی سید ابوالحسنات عبدالحیٔ لکھنوی کی تصدیق و تائید بھی عرض کر دی گئی ہے

۳۔ مذکورہ پر ہی بس نہیں

بلکہ نتائج التقلید کی تردید کا فرضی اور خالی خولی دم بھرنے والوں کی خود اپنی ہی قلم و زبان سے اہل حدیث مکتب فکر کا ذکر و ثبوت پوری صراحت کے ساتھ نقل کرتے ہوئے اس کے بالمقابل فروغ پانے والے اہل الرائے یا عراقی حنفی مذہب کا پوری صراحت کے ساتھ ان ہی کی قلم سے مقام اہل حدیث باب ثانی کی فصل ثانی میں اہل الرائے کی جدید فقہ کے عنوان سے ص۶۶ تا ص۱۱۱ میں بالتفصیل و باحوالہ نقل کیا گیا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ فقہ حنفی کی قبولیت و شہرت وغیرہ کے عامۃ الورود مغالطہ کی اصل حقیقت بھی آشکارا کر دی) ہو گئی ہے۔ یہاں صرف یہی بتلانا مقصود رہے۔ کہ اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت دراصل مذہب و تعامل صحابہ ہی کا نام ہے۔ چنانچہ مقام اہلحدیث ص۱۴ میں خود مصنف السہم الحدید کی قلم سے مذہب صحابہ کو اہل سنت والجماعت کا مذہب ثابت کیا گیا ہے۔

مذکور بیان سے یہ حقیقت بھی مجسم صورت میں کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اہل حدیث ابتداء ہی سے تارک تقلید چلے آرہے ہیں۔ اس لیے کہ صحابہ جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا اصل منظر ومنبع اور حفظ وروایت حدیث کا مرکز و سرچشمہ یا اولین اہل حدیث بلکہ اہلحدیث گر ہیں۔ بالاتفاق تقلید کی نحوست و نجاست اور تعفن وغیرہ سے کلیتہً دیکسر محفوظ و مصئون ہیں اس لیے کہ تقلید کا وجود نا مسعود ان سے صدیوں بعد ظہور پذیر ہوا ہے۔ لہذا اہل حدیث کا تارک تقلید ہونا بھی اظہر من الشمس ہو گیا۔ چنانچہ مقامِ اہلحدیث میں بعنوان "اہلحدیث کبھی کسی کے مقلد نہیں، ص۶۲ تا ۶۵ میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ اور اصح الصحیح مستند و دو ٹوک حوالہ جات نقل کیئے گئے ہیں۔

حبر الامۃ کا فیصلہ

اگرچہ مذکورہ بیان وشواہد کے بعد کسی مزید ثبوت وشہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم صحابہ کے تارک تقلید ہونے سے متعلق حبر الامۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دو ٹوک فیصلہ ضرور ملاحظہ فرماتے چلیئے۔

شہادت عثمانؓ کے بعد جب فتنہ و فسادات اور گروہ بندی وافتراق امت کا دور شروع ہوا تو اس پریشان حالی میں متلاشی حق نے حبر الامۃ سے سوال کیا آپ علیؓ کے طریق پر ہیں یا عثمانؓ کی ملت پر تو اس کے جواب میں حبر الامۃ نے فرمایا۔

"لست علی ملۃ علی	ہم نہ تو علیؓ کے طریق پر ہیں
ولا علی ملۃ عثمان	اور نہ ملت عثمان کے شیدائی
بل انا علی ملۃ رسول	ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ	علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ طریق
وسلم"	(باقی اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس دوٹوک اعلان سے ہمارے دوستوں کی تمام وکمال دماغ سوزی اور محنت وکاوش کالعدم ہوکر رہ گئی۔ بلکہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ کا قول ان پر کیا ہی خوب صادق آیا ہے ؎

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اُلٹا خسارہ

مقلدین احناف کو گروہ اہلحدیث، وطائفہ منصورہ میں شامل کرنے کے لیے ابناء دیوبند نے جو اصول اختراع کیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما چکے کہ بخاری ومسلم اور دوسرے مصنفین صحاح جس کسی حفظ وروایت کرنے والے سے اپنے صحیح میں روایت کر چکے ہیں۔ خواہ اعتقاداً غالی شیعہ، معتزلہ وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اہل حدیث گروہ میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ مگر تقلیدی خمار کی وجہ سے ہمارے دوست یہ نہیں سمجھ سکے کہ ہمارے اس معیار کا بدیہی ولازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مصنفین صحاح جس حافظ حدیث یا راوی سے حدیث روایت کرنے کو ممنوع وناجائز سمجھتے ہوئے عملاً احتراز واجتناب کر چکے ہوں۔ وہ بالاتفاق دائرہ اہلحدیث سے خارج وباہر ہی ہوگا۔

چنانچہ جب دوستوں کے اس معیار کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مسند احمد اور کتب صحاح کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اخص تلامذہ قاضی ابویوسفؒ، امام محمدؒ سے حدیث روایت کرنا ائمہ حدیث نے بالاتفاق ناجائز وممنوع خیال کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف یہی

بلکہ بقول مصنف سہم الحدید امام بخاری تو اپنی "صحیح" میں امام ابوحنیفہ کا نام ذکر کرنے کی بجائے قال بعض الناس کے اشارہ ہی سے کام لیا ہے۔ بہرحال دیوبندیوں کے اختراعی معیار سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ جب متقدمین ائمہ احناف ہی دائرہ اہلحدیث سے باہر و خارج ہیں۔ تو متاخرین احناف کیسے اور کیوں کر طائفہ منصورہ یا زمرہ اہل حدیث میں شامل و شمار ہو سکتے ہیں پس ہمارے دوستوں کا پیش کردہ معیار بجائے فائدہ کے الٹا ان کے لیے بہت بڑے زیاں اور اُلٹا خسارے کا موجب ہے جس پر یہ مشہور ضرب المثل خوب ہی صادق آئی ہے۔

ایں خیال است و محال است و جنول

اس تاریخی اور دلچسپ مضمون کو ہم مقام اہلحدیث ص۱۲۵ تا ۱۲۷ میں تعجب پر تعجب اور افسوس پر افسوس کے عنوان سے بدلائل قاطعہ بیان اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام خود ان کے ارشد تلامذہ کی زبانی عرض کر چکے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ فقہ حنفیہ کی شہرت و قبولیت عامہ اور تصنیفات امام ابوحنیفہ کے مغالطہ کی حقیقت بھی خود حنفی ائمہ سے اظہر من الشمس کر چکے ہیں جس پر گکھڑوی صاحب کا پیش کردہ یہ شعر خوب ہی صادق آیا ہے

آثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ چکا
ظلمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا

مقلدین مذاہب اربعہ اور طائفہ منصورہ

کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ متفقہ مسلّم امر ہے کہ فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا سنگ بنیاد صحابہ ہیں۔ جن کا تعارف رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو اللہ عزوجل نے سورہ فتح کے خاتمہ پر یوں کرا دیا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ	محمد اللہ کا رسول ہے۔ یہ
وَالَّذِينَ مَعَهُ	رسالت ہی کا پرتو ہے کہ اس
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ	کے صحابہ کفار پر بہت زیادہ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (۸)	سخت ہیں اور آپس میں بہت
	زیادہ مہربان و شفیق ہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائفہ منصورہ کو دوسرے لفظوں میں مِلّۃ واحدۃ" اور جماعت بھی فرمایا ہے(۹) اور اس کی پہچان و شناخت کا واحد معیار "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ"(۱۰) مقرر کیا ہے۔ جس سے ظاہر و ثابت ہے کہ طائفہ منصورہ کے افراد کی باہمی محبت و شفقت اور ان کا اصولاً و اعتقاداً متفق و متحد ہونا ازبس لازمی و ضروری ہے مگر تاریخ و مشاہدہ علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ بتا رہے ہیں۔ کہ مقلدین مذاہب عملاً و اعتقاداً باہم اس درجہ مختلف و متضاد ہیں۔

کہ ابتدا ہی سے باہمی سر پھٹول اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت و الزام تراشی وغیرہ کے جذبہ سے سرشار بلکہ دنگہ و فساد میں مبتلا اور خون خرابہ برپا کرتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ "مقام اہل حدیث" اور "نتائج التقلید" میں شافعیت پر احناف کی ظلم و زیادتی کا نمونہ عرض ہو چکا۔ مقلدین حضرات کے باہمی اختلافات و مناظرہ اور فسادات تو بعد کی شے ہیں۔ خود ائمہ مذاہب یعنی حنفی مذہب کے نامور ائمہ قاضی ابو یوسف اور امام محمدؒ کے ساتھ امام شافعی کے کھلے مناظرے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اگرچہ حنفی دوست اپنی خفت و ندامت کو چھپانے کے لیے ان مناظروں اور اختلافات و فسادات کو چھپانے کی ناکام کوشش بلکہ مذموم سعی کرتے آرہے ہیں۔ مگر تاریخ کو جھٹلانا یا چھپانا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو سورج کو چھلنی سے چھپانے کے مصداق ہے چنانچہ قاضی ابو یوسف کا ہارون رشید عباسی کی مجلس میں اور امام مالک و دوسرے مشاہیر ائمہ کی موجودگی میں امام شافعی کے ساتھ مناظرہ اور امام مالک کی افضلیت اور علمی مقام پر امام محمد کے ساتھ فیصلہ کن حلفی مکالمہ مقام اہلحدیث ص۱۲۷ تا ص۱۴۷ میں امام ابو حنیفہ کا علمی مقام کے عنوان سے ذکر ہو چکا۔ بلکہ حنفیت و شافعیت کے راجح و افضل ہونے کا کھلم کھلا اور علمی مناظرہ بانمونہ قفال مروزی نے جو سلطان محمود غزنوی کے دربار اور مشاہیر احناف و شوافع کی موجودگی میں پیش کیا وہ بھی مقام اہلحدیث ص۱۰۶ وغیرہ میں عرض کر دیا گیا ہے۔ مزید تصدیق و تائید کہیے یا حنفی دوستوں پر اتمام حجت کے لیے بقول ان کے شاہ ولی اللہ الحنفی کے قلم سے حنفی شافعی مناظروں کا ذکر و نمونہ عرض کیا جاتا ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مقلدین کے باہمی جدل فساد کہیے یا فتنہ تقلید کی تباہ کاریوں پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے حجۃ اللہ البالغہ میں جس طرح مرثیہ خوان ہیں مترجم حنفی نے اسے یوں بیان کیا ہے۔ ان فرقوں (صحابہ و تابعین) کے بعد لوگ دائیں بائیں آوارہ ہو گئے اور چند امور ان میں نئے پیدا ہو گئے۔ علم فقہ کے متعلق ان میں نزاع و خلاف پیدا ہو گیا۔ اس کی تفصیل جیسا کہ غزالی نے بیان کی ہے یہ ہے کہ جب خلفاء راشدین مہدیین کا زمانہ گذر گیا اور خلافت ان لوگوں کو مل گئی جو اس کے قابل اور مستحق نہ تھے۔ اور فتوؤں اور احکام دین کا ان کو علم نہ تھا اس واسطے ان کو ضرورت ہوئی۔ فقہا سے مدد لیں اور ہر حال ان کو اپنے ساتھ رکھیں۔ ان لوگوں سے پہلے لوگ علم کلام میں کتابیں تصنیف کر چکے تھے۔ اور اس فن میں بھی قیل و قال ہو چکی تھی اعتراضات و جوابات مقابلہ اور جدل کا طریقہ مہد ہو چکا تھا اب افسر دل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سلاطین کی طبیعتیں فقہ میں مناظرہ کی جانب مائل ہوئیں اور مذہب شافعی اور مذہب امام ابو حنیفہ کے اولیت ظاہر ہونے کی ان میں خواہش پیدا ہو گئی۔ لوگ علم کلام اور علمی فنون کو چھوڑ کر خالصتہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے خلافی مسائل کی طرف متوجہ ہو گئے۔"

(آئینہ اللہ الکاملہ صـ۲۲۵ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور)

آگے چل کر صـ۲۲۶ میں فرماتے ہیں ان اختلافات نے جہالت اور شکوک و ادہام کو ہر جانب پھیلایا۔ اس لیے ان فرقوں کے بعد خالص تقلید شائع ہو گئی۔ حق و باطل و مخاصمت اور استنباط کی کچھ تمیز نہ رہی۔

مثالی و تاریخی اور فیصلہ کن مناظرہ

شاہ صاحب نے متعصب اور جامد مقلدین کے مناظرات و اختلافات اور فسادات ذکر کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان مقلدین کے ظہور سے پیشتر اس مثالی و فیصلہ کن اور تاریخی مناظرہ کو بطور مثالی و تاریخی واقعہ بھی بالاختصار ذکر فرمایا ہے جو امام شافعی اور امام محمد کے درمیان ہوا۔ چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف میں رقمطراز ہیں۔

"امام شافعی ایسے وقت میں امام محمد کے پاس گئے جب کہ وہ اہل مدینہ[۱] پر ایک گواہ کی شہادت اور مدعی کی قسم سے فیصلہ کرنے پر طعن کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ دیکھو یہ قرآن مجید پر صریح زیادتی ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک خبر واحد سے قرآن مجید پر زیادتی جائز نہیں۔ امام محمد نے کہا ہاں ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔ امام شافعی نے کہا۔ پھر تم "لا وصیۃ لوارث"[۱] الحدیث کی بنا پر یہ

---

[۱] امام مالک یا اہل حدیث پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہتے ہو۔ کہ بوجہ ارشاد آنحضرت صلعم وارث کے حق میں وصیت نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ کُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (۱۲) الآیہ یعنی تم میں سے جب کسی پر موت وارد ہو تو اسے حکم ہے۔ اپنے متروکہ مال میں ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے وصیت کر جائے۔ چنانچہ امام شافعی نے بہ ادراس قسم کے چند اعتراضات کئے اور امام محمد تصویر حیرت ہو کر رہ گئے (فانقطع کلام محمد بن الحسن) (انصاف معہ کشاف ص۲۸) (آئینہ الله الکاملہ ص۲۲۵)

طبقات سبکی

شاہ صاحب نے تو بطور مثال اور امر واقعہ مذکورہ مناظرہ کا تذکرہ بالاختصار فرمایا ہے لیکن یہ مناظرہ چونکہ شافعی کی افضلیت اور فقہ حنفی کی نقاب کشائی کے لیے بہترین و پُر لطف اور دلچسپ و فیصلہ کن تاریخی مناظرہ ہے اس لیے امام بیہقی مورخ ابن خلکان اور امام سبکی نے طبقات شافعیہ میں اس مناظرہ کے جملہ کوائف تفصیل و بسط سے ذکر کئے ہیں۔ لہذا بطور ضیافت ملاحظہ فرماتے ہی چلئے۔ سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"امام شافعی نے فرمایا کہ اگرچہ ہماری طبیعت کچھ اہل رنا سازی تھی مگر ہم نے طبیعت پر دباؤ ڈال کر امام محمد کی ملاقات کا ارادہ کر ہی لیا۔ حسن اتفاق سے جب ہم ان کی مجلس میں پہنچے۔ تو وہ اہل مدینہ پر بڑے جوش و جلال سے بہ طعن و اعتراض کر رہے تھے کہ اہل مدینہ کا مذہب و اصول بھی کیا ہی عجیب ہے کہ صرف ایک گواہ کی شہادت اور مدعی کی قسم پر ہی فیصلہ کر دیتے ہیں۔ جو قرآن مجید کی نص قطعی اور دو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گواہوں کی شہادت کے سراسر خلاف اور بالکل برعکس ہے۔"

امام شافعیؒ

"فرماتے ہیں کہ ہم نے امام محمد کا جیرت زا طعن و اعتراض سن کر نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ عرض کیا کہ

(۱) آپ کو شہر مدینہ پر اعتراض ہے۔

(۲) یا کہ باشندگان شہر پر۔"

(۱) پس اگر آپ کو شہر مدینہ پر اعتراض ہے تو بخدا مدینہ ایسا مبارک مقدس اور پسندیدہ و برگزیدہ شہر ہے کہ جسے مہبط وحی اور مرکز اسلام ہونے کی سعادت و شرف حاصل ہے نہ صرف یہی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکہ مکرمہ کی طرح حرم قرار دیا اور اس کے رہنے والوں کے لیے صلاح و فلاح اور برکت کی دعا فرمائی ہے۔

(۲) اور اگر اہل مدینہ پر اعتراض ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہل مدینہ میں اوّل نمبر نور رحمۃ للعالمین سرور کائنات ؐ پھر ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ اور چھوٹے بڑے مہاجرین و انصار ہیں۔

امام محمدؒ

امام شافعی کا مبرہن و اٹل جواب سن کر گھبرا گئے۔ اور نہایت نرمی سے کہا۔ خدا کی پناہ نہ ہی تو مجھے شہر مدینہ پر اعتراض ہے اور نہ ہی اہالیان مدینہ پر۔ مجھے تو صرف اہل مدینہ کے ایک فقہی مسئلہ پر اعتراض ہے۔

امام شافعیؒ

فرمایئے۔ اور کھل کر فرمایئے کہ آپ کو کس اور کون سے فقہی مسئلہ پر اعتراض ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام محمدؒ

اہل مدینہ کہتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس صرف ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی بجائے خود مدعی کی قسم ہی کو دوسرے کی شہادت کا درجہ دے کر فیصلہ دیا جائے۔ حالانکہ ان کا یہ مسئلہ قرآن مجید کی نص صریح (دو گواہوں کی شہادت) کے صریح خلاف ہے۔

امام شافعیؒ

کیا خبر واحد کی بنا پر آپ قرآن مجید پر زیادتی (تخصیص کو) جائز نہیں مانتے؟

امام محمدؒ

جی ہاں! ہم خبر احاد سے قرآن مجید کی تخصیص و زیادتی کو جائز نہیں جانتے۔

امام شافعیؒ

سنیئے اور خوب توجہ سے سنیئے۔ قرآن مجید میں وارثوں کے حق میں وصیت کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ)[۱۳] الآیہ۔ تو پھر آپ بحکم حدیث لا وصیّۃ لوارث[۱۴] کی بنا پر جو کہ خبر واحد ہی ہے۔ وارثوں کے لیے وصیت کیوں ناجائز قرار دیتے ہیں۔

امام محمدؒ

شافعی کا یہ دھڑک مدلل اور فیصلہ کن جواب سن کر ایسے خاموش اور متحیر ہو کر رہ گئے کہ کوئی جواب نہ بن آیا۔

امام شافعیؒ

امام محمد کی حیرت و خاموشی دیکھ کر ہیں نے مزید یہ اعتراض کر دیا کہ آپ حضرات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک اگر دو گواہوں کی شہادت قرآن مجید کا حتمی اور آخری حکم ہے تو پھر ایک مرد اور اس کے ہمراہ دو عورتوں کی شہادت حتیٰ کہ زنا چار مردوں کی گواہی کے متعلق آپ کی رائے اور فیصلہ کیا ہے۔

امام محمدؒ

اگر میں دو گواہوں کی گواہی کو ضروری اور حتمی نہ کہوں تو پھر؟

امام شافعیؒ

بس معاملہ بالکل صاف اور واضح ہے کہ ہر حکم و شہادت اپنی اپنی جگہ و مقام پر درست و بجا اور حق و صواب ہے۔

امام محمدؒ

میں کب ان صورتوں کے خلاف فیصلہ دے رہا ہوں۔

امام شافعیؒ

چلئے اور اس کو بھی چھوڑیئے کیوں کہ یہ تو آپ تسلیم کر چکے۔ البتہ یہ فرمایئے۔ کہ گھریلو سامان میں اگر عورت اور مرد کا باہم جھگڑا ہو جائے اور دونوں کے پاس کوئی گواہ بھی نہ ہو تو اس صورت میں آپ کیا فیصلہ دیں گے۔

امام محمدؒ

ہمارے ائمہ تو یہی فرماتے ہیں کہ مردانہ ضرورت کی اشیاء مرد کو اور زنانہ سامان عورت کو دیا جائے۔

امام شافعیؒ

فرمایئے آپ کا یہ فیصلہ کسی قرآن مجید کی آیت پر مبنی ہے یا کہ حدیث پر۔

امام محمدؒ

شافعی کا یہ اعتراض و سوال بھی امام محمد پر اس درجہ بھاری و ساکت ہوا کہ سوائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاموشی کے انھیں کوئی چارہ نہیں۔

امام شافعیؒ

چلو اسے بھی جانے دیجئے۔ اب یہ فرمایئے کہ اگر کسی دیوار سے متعلق دو پڑوسیوں کا جھگڑا ہو جائے اور دونوں کے پاس کوئی بھی شہادت نہ ہو تو آپ اس میں کیا فیصلہ دیں گے۔

امام محمدؒ

دیوار کا رخ وغیرہ دیکھ کر ہی فیصلہ دیا جائے گا۔

امام شافعیؒ

آپ کا یہ فیصلہ قرآن مجید کی کسی آیت کی روشنی میں ہے۔ یا کہ اس پر کوئی حدیث شاہد ہے

امام محمدؒ

سر جھکائے خاموش ہو رہے اور اس کا بھی کوئی جواب نہ دے سکے۔

امام شافعیؒ

میں نے مزید سوال کر دیا کہ اگر کسی چھپر میں دو آدمیوں کا جھگڑا ہو جائے اور دونوں کے پاس کوئی شہادت نہ ہو تو آپ کا اس میں کیا فیصلہ ہے۔

امام محمدؒ

چھپر کی رسیوں وغیرہ کو دیکھ کر ہی فیصلہ دیا جائے گا۔

امام شافعیؒ

آپ کے اس فیصلہ کی دلیل کوئی آیت ہے یا حدیث ؟

امام محمدؒ

کوئی جواب نہ دے سکے اور خاموش ہی رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ

مذکورہ تمام سے صرف نظر یہ فرمایئے کہ اگر بوقت پیدائش سوائے دایہ کے دوسرا کوئی شاہد نہ ہو تو کیا پھر آپ دایہ کی شہادت پر اعتبار کر کے فیصلہ دیں گے یا کہ دایہ کی شہادت کو رد کر دیں گے۔

امام محمدؒ

فیصلہ بہر حال دایہ کی شہادت پر ہی ہو گا۔

امام شافعیؒ

آپ کا یہ فیصلہ قرآن مجید کی کسی آیت کی بنا پر ہے یا کہ ارشاد نبوی پر۔

امام محمدؒ

اس کا بھی کوئی جواب نہ دے سکے۔ بلکہ تصویر حیرت ہو رہے ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد جب کہ ہمارے تمام سوالات (اعتراضات) کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ تو بالآخر بطور اتمام حجت ہم نے کہا کہ جس فیصلہ پر آپ اعتراض و طعن کر رہے تھے یہ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر فاروق اعظم اور قاضی شریح کا نافذ کردہ فیصلہ ہے۔

ہارون رشید کا تبصرہ

یہ مناظرہ چونکہ فیصلہ کن اور تاریخی مناظرہ تھا۔ اس لیے اس کی خبر و تفصیلات بجلی کی طرح پورے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ گئیں۔ چنانچہ خلیفہ ہارون رشید کو جب موثق ذرائع سے مفصل رپورٹ پہنچی۔ تو بلا تامل کھٹ سے بر سر مجلس کہہ دیا۔

لا انکروان یکون محمد	اس میں کوئی شبہ نہیں کہ
بن ادریس اعلم من	شافعی ہر اعتبار سے محمد بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محمد ابن الحسنؒ حسن سے بڑھ کر عالم ہیں۔

شافعی فرماتے ہیں کہ مناظرہ کے چند سے بعد ہارون رشید نے مجھے بلایا۔ مخالفین کی جو کہ میرے خلاف بہت زیادہ شکایات اس کے پاس پہنچ چکی تھیں بنا بریں مجھے کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی۔ مگر متوکلا علی اللہ جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ میری ملاقات اور گفتگو سے بہت زیادہ خوش ہوا چنانچہ میری قابلیت اور مناظرہ کی کامیابی پر داد دیتے ہوئے اس نے پانچ سو درہم (اشرفی) کا ہدیہ دے کر پوری مسرت اور بہت زیادہ اعزاز و اکرام سے مجھے رخصت کیا۔

یہ تو صرف یمن کا مناظرہ ہے۔ امام شافعی اور امام محمد کے اس کے علاوہ بغداد وغیرہ میں کئی ایک دوسرے مناظرے بھی ہوئے ہیں جن کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

مقلدین کا باہمی اختلاف وفساد

اوپر جو کچھ ذکر ہوا یہ تو ائمہ مذاہب کا فروعی اختلاف ہے اور علم واخلاق کی حدود میں مباحثہ ہے جو گوارا بھی ہے۔ مگر مقلدین کا باہمی فروعی اختلاف اور پھر مناظرے و فسادات تو بالکل ویسے ہی ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے امم سابقہ کے باہمی اختلافات کا ذکر وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ[۱۵] کے الفاظ سے فرمایا ہے چنانچہ اس حقیقت کو دیوبندی حکیم الامت حضرت تھانوی صاحب نے ضمیر سے مجبور ہو کر بطور احتجاج و شکوہ کے اپنے شیخ و مرشد سے اس طرح عرض کیا "تذکرۃ الرشید سے بلفظہ پڑھیے۔

"بعض سنن مختلف فیہا مثلاً آمین بالجہر وغیرہ پر حرب و ضرب کی نوبت آجاتی ہے"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شافعیؒ امام کی اقتدا میں حنفی مقتدی کی نماز

ممکن ہے مذکورہ شکوہ کو اہل حدیث و حنفی کی نزاع کہہ کر نظر انداز کرنے کی سعی کی جائے۔ لہذا خود تھانوی صاحب کے فتوے سے شافعیؒ امام کی اقتداء میں حنفی مقتدی کی نماز کا فساد و بطلان ملاحظہ فرمانے چلئے۔ تھانوی صاحب ایک سوال کا جواب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اقتدار شافعی میں اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اگر ایسے امام سے کوئی عمل مناقض وضو یا نماز بنا بر مذہب مقتدی پایا جاوے تو مقتدی کی نماز ہو گی یا نہیں۔ سو بعض متقدمین کی رائے جواز کی طرف ہے۔ مگر اکثر علماء نے احتیاطاً حکم فساد صلوٰۃ کا دیا ہے۔ یہ جواب ہے چوتھے سوال کا۔"

(فتاویٰ اشرفیہ جلد ۴ صـ۹۳)

حنفی مجاہد کا افضل الجہاد

تھانوی صاحب کا حکیمانہ فتویٰ ذہن میں رکھتے ہوئے اب حنفی امام کے پیچھے شافعی مقتدی کا حشر و انجام ملاحظہ فرماتے ہی چلئے علامہ رشید رضا مصری جیسے معروف و بین الاقوامی شہرت کے مالک احناف کی شوافع پر ظلم و زیادتی کا نوحہ کرتے ہوئے المغنی معہ شرح کبیر کے مقدمہ صـ۱۳ میں لکھتے ہیں۔

ولا نزال نسمع بمنکرات	حنفی شافعی نزاع و مناقشات
قبیحة منه فی	کی دلخراش (منکر و قبیحہ) خبریں کئے
اخری من ذالك	دن اکثر سنی جاتی ہیں چنانچہ ان میں سے
انّ بعض الحنفیة	انہوں الثنان کی ایک خبر مشہور واقعہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ومن الأفغانيين
سمع رجلا يقرء
فاتحة الكتاب
وهو بجانبه في
الصف فضربه
بمجموع يديه
على صدره
ضربة وقع
بها على ظهره
فكاد يموت۔

(۲) وبلغني أن بعضهم
كسر سبابة مصل
لرفعها في تشهدها
(ص ۱۳) (۱۶)

اس طرح بھی سنا گیا ہے کہ سوئے
اتفاق سے ایک شافعی شامل جماعت
ہو گیا پس جب کہ اپنے مذہب کے
مطابق اس نے امام کے پیچھے فاتحہ
شریف کا پڑھنا شروع کیا۔ تو اس کے
ساتھ والے حنفی مجاہد نے افضل الجہاد
سمجھتے ہوئے حالت نماز ہی میں اپنے
دونوں ہاتھوں کی مجموعی ضرب اس زور
سے لگائی کہ وہ بے ہوش ہو کر گر
پڑا اور قریب المرگ ہو گیا۔
نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی سنا گیا ہے کہ
تشہد پڑھتے وقت شہادت کی انگلی
اٹھانے والے کی انگلی حالتِ نماز
ہی توڑ دی گئی۔

اعتقادی اختلاف اور اس کے نتائج

احناف و شوافع کا فروعی اختلاف اور اس کی وجہ سے فتنہ و فساد کا نمونہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مقلدین کا اعتقادی اختلاف اور اس کی بنا پر ہونے والے جھگڑے و فسادات کا نمونہ بھی دل تھام کر ملاحظہ فرماتے چلیئے۔ حنفی اعتقاداً ماتریدی ہیں اور عقیدہ ماتریدی ہی کو منزل من السماء اور حرف بحرف حق جانتے ہیں۔ اور شافعی اشعری ہیں اور عقیدہ اشعریہ کی ایک ایک شق کو حق و صواب مانتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۳) حنبلی ان دونوں ہی سے علیحدہ اور الگ تھلگ عقیدہ حنبلی کو صحابہ کا متفقہ عقیدہ اور خالص اسلامی عقیدہ سمجھتے ہوئے اس کی کسی ایک شق کی مخالفت یا اس پر اعتراض اور اس کے قائل پر طعن کو بدعت ہی نہیں بلکہ اسلام سے خروج کا مترادف جانتے ہیں۔

صاحب طائفہ

ممکن ہے آپ ہمارے بیان کو مبالغہ یا تعصب اور جنبہ داری پر محمول فرما کر نظر انداز کرنے کی کوشش فرمائیں۔ لہذا ہم اعتقادی اختلاف بلکہ اس پر برپا ہونے والے فتنہ و فساد کا نمونہ خود صاحب طائفہ ہی کے واضح بیان ہی سے عرض کئے دیتے ہیں۔ صاحب طائفہ اپنی فن کاریوں کے کمالات دکھاتے ہوئے امام ابو اسمٰعیل ہروی حنبلی کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ حضرت (ابو اسمٰعیل ہروی) بھی کٹر قسم کے حنبلی تھے اور منبر پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

انا حنبلی ما حییت وان امت
فوصیتی للناس ان یتحنبلوا

مَیں جب تک زندہ رہا حنبلی ہی رہوں گا اور اگر میں مر گیا
تو لوگوں کو میری وصیت ہے کہ حنبلی ہو جائیں

اور ایک سائل کے جواب میں جس نے حنبلی مذہب کو بدعت سے تعبیر کیا تھا یوں ارشاد فرمایا:

فکل من لم یکن حنبلیا فلیس بمسلم
جو حنبلی نہیں وہ مسلمان ہی نہیں

چونکہ حنابلہ اور شوافع وغیرہ میں صفات خداوندی کی تشریح و تفسیر کے بارے میں اختلاف رہا ہے اور باہم کافی کشیدگی بھی رہتی رہی ہے اور ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے خلاف مناظرہ وغیرہ کی نوبت بھی پہنچتی رہی ہے۔

ابن خلکان جلد اوّل صفحہ ۳۰۰

صاحب طائفہ کے بیان کی تشریح و وضاحت کے لیے ابن خلکان کا ناطق اعلان بھی سنتے ہی چلیے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ عبدالکریم قیشری جو شوافع کے مشہور ا نام فقیہ گزرے ہیں۔ یہ جب ۴۴۸ھ میں دار دبغداد ہوئے اور شافعی مذہب کی نشر و اشاعت کرنے لگے تو حنبلیوں نے ان کی اس زور سے مخالفت کی۔ کہ کشت و خون تک نوبت پہنچی اور فریقین کی ایک جماعت قتل ہوئی۔ بالآخر نظام الملک نے جھگڑا ختم کرایا۔

مراۃ الجنان جلد سوم صفحہ ۲۰۷

طائفہ والے دوست نے حنابلہ و شوافع کی مناظرہ بازی اور خون خرابہ کا ذکر تو دبی زبان سے کر دیا۔ مگر حنفی شافعی کے مناظرانہ کھیل اور خون خرابہ کا مقام ابوحنیفہ اور طائفہ منصورہ میں نام تک بھی نہیں لیا۔ کیوں کہ اس سے طائفہ منصورہ میں شرکت و شمول کا پول آشکارہ ہوتا ہے۔

لہٰذا حنفی شافعی کا خون خرابہ بلکہ باہم ایک دوسرے کے مدارس و مکاتیب کو آگ لگا کر بہادری کا مظاہرہ کرنے کا نمونہ مراۃ الجنان سے پڑھیئے۔

احناف و شوافع کے درمیان فساد ہوا۔ فریقین قتل ہوئے حتیٰ کہ دونوں فرقوں نے ایک دوسرے کے مدارس اور کتب خانوں کو آگ لگا کر خاکستر کرنے کا جو کھل کر مظاہرہ کیا۔ تاریخ اس کو کسی حال بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ مقام اہل حدیث میں بحوالہ غزالی نامہ حنفی و شافعی فسادات و خون خرابہ کا ذکر ہو چکا ہے۔ تصدیق و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تائید کے لیے مزید آ رہا ہے۔

حرفِ آخر

صاحب طائفہ نے حافظ ابو اسمٰعیل ہروی کا جو قول نقل کیا ہے کہ جو حنبلی نہیں وہ مسلمان نہیں۔ یہ صاحب موصوف ہی کا مقولہ نہیں بلکہ عقیدہ حنبلی کا حرف آخر ہے۔ اس لیے کہ امام السنہ احمد بن حنبلؒ نے عقیدہ السنہ کو روایت کرتے ہوئے باکمال یقین دعوے پورے زور سے اس حقیقت کا جس جوش و جذبہ کے ساتھ اعلان فرمایا ہے اس کے واضح الفاظ یہ ہیں:

هذه مذاهب اهل العلم واصحاب الاثر واهل السنة المتمسكين بعروقها المعروفين بها المقتدى بهم فيها من لدن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى يومنا هذا وادركت من ادركت علماء اهل الحجاز والشام وغيرهم عليها فمن خالف شيئا من هذه المذاهب او طعن فيها او عاب قائلها فهو	صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر ہم نے اپنے عہد و زمانہ تک کے شام و حجاز وغیرہ علماء اہل حدیث یا اہل اثر و اہل السنت کو ان ہی عقائد کا حامل و عامل اور کاربند پایا لہذا جو کوئی ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کی بھی خلاف ورزی کرے گا یا اس کے عامل و قائل پر طعن کرے اور عیب دھرے سمجھ لیجئے کہ وہ بدعتی ہے اور جماعت صحابہ اور سنت نبوی و صراط مستقیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مبتدع ۔ خارج عن الجماعۃ سے برگشتہ (گمراہ) علیحدہ
زائل عن منہج السنۃ وسبیل ہے۔
الحق (طبقات حنابلہ ص۱۵)

یاد رہے کہ امام احمد کے روایت کردہ عقیدہ کے مطابق مسئلہ ایمان میں احناف اہل السنت سے خارج مرجیہ ہیں چنانچہ مقام اہلحدیث میں کیا حنفی مرجیہ نہیں کے عنوان سے مدلل و باحوالہ فیصلہ کن بحث ہو چکی ہے۔

حنفی شافعی کا اعتقادی تضاد

صاحب طائفہ نے حنابلہ وشوافع کی مناظرہ بازی دکشیدگی اور فسادات کا ذکر تو کر دیا مگر احناف وشوافع کے اختلافات اور خون خرابہ کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ اس سے احناف کا بھرم کھلتا اور طائفہ منصورہ میں شرکت وشمول کے فرضی افسانہ کا پول آشکار ہوتا ہے لہذا ہم بھی ان کا مزید پردہ فاش نہیں کرنا چاہتے کیوں نتائج التقلید میں احناف کی شافعی اور شوافع پر بہتان بازی اور ظلم وزیادتی کا نمونہ عرض کر چکے ہیں۔ بلکہ مقام اہل حدیث میں بحوالہ غزالی نامہ ص۱۶ تا ۲۲ احناف کے بعض مشاہیر ائمہ شوافع کا حکومت سے ملک بدر کردانا اور شوافع کے خون سے ہاتھ رنگین کرنا حتیٰ کہ امام غزالی کو واجب القتل قرار دے کر حکومت سے قتل کا مطالبہ کرنا وغیرہ ذکر ہو چکا البتہ صرف حنفی شافعی اعتقادی اختلاف کی ایک عجیب وغریب مثال اور اس پر برپا ہونے والے فساد کا تاریخی واقعہ بھی سینہ پر ہاتھ رکھ کر ضرور سننے چلیئے۔

شوافع اور حنابلہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اگر کسی مسلمان سے پوچھا جائے کہ کیا تو مومن ہے تو اسے اس سوال کا جواب ان الفاظ سے دینا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"انا مومن ان شاء اللہ" انشاء اللہ میں مومن ہوں۔

اور یہ جواب کوئی مقلدین حنابلہ کی اپنی ذاتی ایجاد اور اختراع نہیں۔ بلکہ امام احمد بن حنبل نے اس عقیدہ کو صحابہ کا متفقہ عقیدہ روایت کرتے ہوئے اس سے انکار اور اس پر اعتراض کرنے والے کو اہل السنت سے خارج اور بدعتی و مرجیہ قرار دیا ہے۔

چنانچہ عقیدہ السنتہ کے واضح الفاظ یہ ہیں۔" ومن لم یر الاستثناء فهو مرجی"[17] اور اس مسئلہ کی شرعی حیثیت بھی یہی ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیت (لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ[18] سورہ فتح) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ جب تمہارا قبرستان سے گذر ہو۔ تو اہل قبور سے یوں سلام کہا کرو" السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ[19] الحدیث مشکوۃ باب زیارۃ القبور) سے یہی ظاہر و ثابت ہے مگر حنفی مذہب کا بنیادی عقیدہ اس کے سراسر برعکس و برخلاف ہے

شرح فقہ اکبر ص ۱۴۶ مطبوعہ مجتبائی

ملا علی قاری نے حنفی مذہب کی ترجمانی کا حق ادا کرتے ہوئے شرح فقہ اکبر میں پوری ذمہ داری سے احناف کا متفقہ عقیدہ یوں لکھا ہے۔

"ولا ینبغی ان یقول انا مومن ان شاء اللہ لانہ ان کان للشك فهو كفر لا محالہ"[20]

انا مومن انشاء اللہ کہنا ہرگز جائز نہیں کیوں کہ کلمہ ان شک وشبہ پر دلالت کرتا ہے جو لامحالہ کفر ہے

تاریخی واقعہ

شوافع واحناف کا یہ اختلاف زبانی کلامی اور کتب عقائد تک ہی محدود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں. بلکہ اس اختلاف کی بنا پر جس درجہ ہنگامے اور فسادات ہوئے ان کا صرف ایک واقعہ رشید رضا مصنف المنار نے مغنی و شرح کبیر کے مقدمہ میں بیان کیا ہے

وقد بلغ من ايذاء بعض المتعصبين لبعض في طرابلس الشام في اخر القرن الماضي أنْ ذهب بعض الشيوخ الشافعية الى المفتي وهو رئيس العلماء وقال له قسم المساجد بيننا وبين الحنفية فان فلانا من فقهائهم يعدنا كاهل الذمة بما اذاع في هذه الايام من خلافهم في تزوج الرجل الحنفي بالمرأة الشافعية وقول بعضهم لا يصح لانها تشك في إيمانها يعني ان الشافعية وغيرهم

طرابلس شام میں قرنِ ماضی کے آخر میں بعض متعصبین کی ایک دوسرے کو ایذاء اس حد کو پہنچی کہ علماء شافعیہ میں سے ایک عالم نے مفتی صاحب جو کہ رئیس العلماء تھے کے پاس آکر کہا کہ ہمارے اور احناف کے درمیان مساجد کی تقسیم کر دو، کیوں کہ ان کے فقہاء میں سے فلاں فقیہ ہمیں اہل ذمہ کی طرح تصور کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے ان ایام میں حنفی مرد کے شافعی عورت سے نکاح کے بارے میں فقہاء احناف کے اختلاف کو ہوا دے رکھی ہے۔ اس کے بارے میں بعض کا کہنا ہے کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے کیونکہ شافعی عورت اپنے ایمان میں شک رکھتی ہے یعنی شافعیہ اور ان کے علاوہ دیگر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

من الأشعرية يجوزون	بھی جن میں اشعریہ بھی ہیں ۔
أَنْ يقول المسلم	"انا مؤمن إن شاء اللہ" کہنے
أنا مؤمن ان شاء الله وقول	کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور بعض
الأخرين بل يصح نكاحها قياسًا	دیگر کا کہنا ہے کہ یہ نکاح ذمیّ
على الذمية ۔	عورت پر قیاس کرتے ہوئے
(مقدمہ مغنی معہ شرح کبیر مصری صـ۱۳ ج۱)	درست ہے ۔

www.KitaboSunnat.com

خدا لگتی

جن مذاہب کا فروعی اور اعتقادی اختلاف اس درجہ مختلف و متضاد اور موجب فساد اور خون و خرابہ ہو۔ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے اور خدا لگتی کہیے کہ ان مذاہب کے مجموعہ کو ملت الواحد یا اہل السنت والجماعت کا متفقہ مذہب اور فرقہ ناجیہ یا طائفہ منصورہ قرار دینا اسلام پر ظلم و زیادتی یا اسلام سے مسخری و مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے غالباً صاحب طائفہ جیسے منہ زور حضرات ہی کی سینہ زوری سے مجبور ہو کر کہا ہے ؂

ہے کس کی جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے — حریت فکر کی دولت ہے خداداد

چاہے تو کرے کعبہ کو آتشکدۂ پارس — چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد

قرآن کو بازیچہ تاویل بنا کر — چاہے تو کرے اک تازہ شریعت آباد

ہے مسلمان کا عجب اک طرز تماشہ

اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد

طائفہ منصورہ

جن مذاہب کے باہمی اختلاف اور فساد و خون خرابہ کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہو چکا۔ سینہ پر ہاتھ رکھ ٹھنڈے دل سے اور ایمان و انصاف سے غور فرمائیے کہ ان متضاد مذاہب کا مجموعہ کیسے اور کیونکر مذہب واحد یا "ملۃ واحدۃ" اور مذہب حق و فرقہ ناجیہ و طائفہ منصورہ کا مظہر و مصداق ہو سکتا ہے طائفہ منصورہ کی صف اوّل تو صحابہ ہیں اور اس کی انتہا اور معیار بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رہتی دنیا تک "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ"[۲۲] کے الفاظ سے فرمایا ہے مذاہب مقلدین کی ابتداء و ظہور یا ترویج صحابہ سے صدیوں بعد ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ یہ مذاہب جن ائمہ کے نام سے منسوب و مشہور ہیں وہ خود بھی ایک زمانہ میں نہیں ہوئے بلکہ ان میں سے بعض حضرات تو ایسے بھی ہیں۔ کہ خود ان کو بعض کی زیارت کا شرف بھی میسر نہیں ہوا۔ مثلاً امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا سنِ وفات بھی بالاتفاق ۱۵۰ھ ہجری ہی ہے اور امام احمد تو شافعی سے بھی بعد ۱۶۴ھ ہجری میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور لطف و کمال یہ ہے کہ نہ ہی تو یہ چاروں میں اپنے سے پیشتر مشاہیر یا اساتذہ کے مقلد تھے اور نہ ہی انہوں نے اپنی تقلید کا کسی کو حکم یا دعوت دی۔ چنانچہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے مذکورہ حقیقت اور مسلمہ امر کو منہاج السنہ جلد دوم ص۹۱ میں جن الفاظ سے بیان کیا ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔

"یہ چاروں امام ایک زمانہ میں نہیں ہوئے۔ امام ابو حنیفہؒ ۱۵۰ھ اور امام مالکؒ ۱۷۹ھ اور امام شافعی ۲۰۴ھ اور امام احمد ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ ان میں سے پچھلے پہلوں کی تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں سے ہر امام لوگوں کو کتاب و سنت کی تابعداری ہی کا حکم دیتا رہا ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث اور اصحاب حدیث سے کیا مراد ہے

صاحبِ طائفہ مجلس کو گرمانے اور دیوبندیوں سے اپنی تحقیق اور وسعت معلومات کا لوہا منوانے کے بعد زیب عنوان سُرخی سے لکھتے ہیں۔

"اہلحدیث سے وہ حضرات مراد ہیں جو حدیث کے حفظ و فہم اور اس کے اتباع و پیروی کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ اہل حدیث کا مفہوم جو غیر مقلدین کی طرف سے سمجھا اور سمجھایا جا رہا ہے کہ ترک تقلید ہے سراسر غلط۔ سولہ آنے باطل اور سو فیصدی بے بنیاد ہے۔"

اپنے دعوے کو مبرہن ثابت کرنے کے لیے صاحب طائفہ نے بحوالہ نقض المنطق شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ قول فیصل یوں نقل کیا ہے۔

ہم اہل حدیث سے صرف وہی لوگ مراد نہیں لیتے۔

(۱) جو محض اس کو سننے اور لکھنے یا روایت کرنے والے ہوں۔

(۲) بلکہ ہم اہل حدیث سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں۔ جو اس کے (ا) حفظ و معرفت کا اہل ولائق ہو۔ (ب) اور اس کے ظاہر و باطن کو سمجھنے والا (ج) اور اس کے ظاہر و باطن پر عمل کرنے والا ہو۔ اور یہی معنی ہیں اہل قرآن کے۔

(نقض المنطق ص۸۱ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۰ھ)

ایمان و دیانت

حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا قول فیصل ہم خود طائفہ کے الفاظ میں نقل کرنے ہوئے ان سے مؤدبانہ گذارش کرتے ہیں کہ اگر ایمان اور دیانت کا کوئی شمہ ان کے دل میں موجود ہے۔ تو براہ نوازش فرمایئے۔ حافظ کے فیصلہ کن ارشاد میں وہ کون سا لفظ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس سے اہلحدیث کا کسی امام کا مقلد یا مقلدین مذاہب اربعہ کے مجموعہ کا اہل حدیث ہونا ظاہر و ثابت ہوتا ہے۔

یہ ہے پیش کردہ الفاظ تو ان میں اہلحدیث کے جو دو نمایاں اور خصوصی اوصاف مذکور ہیں۔ وہ حرف بحرف حق و صحیح ہیں اور ہم ان کو صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ اہل حدیث ہی ان صفات کے حامل چلے آرہے ہیں یعنی علمائے اہل حدیث حفظ و روایت اور فہم و روایت کا اصح الصحیح مصداق ہونے کے ساتھ ہی الفاظ حدیث کا زندہ ثبوت اور عملی نمونہ چلے آرہے ہیں۔ اور ان سے استفادہ کرنے والے عوام پورے جوش و جذبہ کے ساتھ حدیث کے الفاظ کو عملی صورت میں اپنانے کا ایسا پختہ داعیہ رکھتے ہیں۔ اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو یہی نقرہ بلند کرتے چلے آرہے ہیں ؎

کھڑا ہے دیر سے عاشق کفن باندھے ہوئے سر پہ
میں صدقے دست قاتل کے میرے قاتل نکل گھر سے

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

صاحب طائفہ نے اہل حدیث کا تعارف کروانے میں جو بے جا تکلف اور بہت زیادہ زحمت گوارا کرتے ہوئے حافظ ابن تیمیہؒ کا قول بڑے فخر و طمطراق سے نقل کیا ہے اس کا خلاصہ اور صحیح مفہوم و منشا خود حنفی مذہب کے رکن رکین بلکہ محسن اعظم حضرت ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ کی حدیث " لا یزال طائفۃ من امتی منصورین الحدیث" [۴۲] کا مفہوم و معنی بیان کرتے ہوئے باالاختصار یوں لکھا ہے۔

قال ابن المدینی رحمہ   امام ابن مدینی جو اکابر محدثین میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکابر المحدثین) ہے سے ایک نامور و معروف محدث[۲۵] ہیں۔

"هم اصحاب الحدیث[۲۴] (۱) ای المحدثون من حفاظ الحدیث ورواتهم (ب) والعاملون بالسنة المبینة الکتاب فالمراد بهم اهل السنة والجماعة"

طائفہ منصورہ کا بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ ابن مدینی کے قول (ہم اصحاب الحدیث) سے ظاہر ہے کہ اصحاب الحدیث سے اول نمبر تو حدیث کو حفظ روایت کرنے والے ائمہ حدیث مراد ہیں (ب) اور پھر ان کے ساتھ ہی دوسرے معنی ہیں عاملین بالکتاب والسنہ کا مخصوص گروہ ہے جسے اہل السنہ والجماعت کے نام سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

بہرحال حافظ ابن تیمیہؒ اور حضرت قاری صاحب کے متفقہ بیان و فیصلہ سے اظہر من الشمس ہے کہ طائفہ منصورہ سے مراد اہلحدیث یا اہل السنت والجماعت کا مخصوص گروہ ہے جس کا نمایاں وصف اور خصوصی کردار حدیث کو حفظ و روایت کرنے کے ساتھ ہی فقہ حدیث کو بیان کر کے اس پر خود حامل و کاربند ہونا اور دوسروں کو اس پر عمل کی کھلی دعوت دینا ہے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اہلحدیث کا گروہ صحابہ کے نقش قدم پر حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی فقہ و روایت کو بیان کرنے میں عہد تابعین سے جس طرح کوشاں چلا آرہا ہے اس کا ماحصل نتائج التقلید ص۱ تا ۱۲ اور مقدمہ نتائج التقلید میں بالاختصار عرض ہو چکا۔ مزید براں مقام اہلحدیث ص۲۴ تا ص___) باب ثانی کی فصل اول میں بعنوان اسلامی فقہ و اجتہاد اس تفصیل سے با دلائل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا گیا ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

صاحب طائفہ نے تو محض سنے سنائے نقض المنطق کے حوالہ سے اہلحدیث کی تعریف میں شیخ الاسلام کا ایک قول نقل کر کے اپنی فن کاری کا مظاہرہ کیا ہے حالانکہ اہلحدیث کی جامع مانع تعریف اور ان کے مسلک کی جو خوبیاں اور حسن و کمال بیان فرمائے ہیں۔ دوسرے کسی سے وہ ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ مقام اہلحدیث ص۵۷ میں بحوالہ منہاج السنہ مصرح اقوال ہم اس ضمن میں بلفظہ عرض کر چکے ہیں ممکن ہے۔ آپ کو تا حال مقام اہلحدیث کا مطالعہ ہی میسر نہ ہوا ہو۔ لہذا حافظؒ کے حقیقت افروز اور ایمان افزا ارشادات کا ترجمہ عرض کیا جاتا ہے حافظ گمراہ فرقوں کی تردید و کجروی کا ذکر اہلحدیث واہل السنت والجماعت خوارج و معتزلہ اور روافض ان جیسے دوسرے فرقوں کے برعکس اصول و فروع میں صرف کتاب و سنت اور تعامل صحابہ ہی کو واجب الاتباع مانتے ہیں (منہاج جلد ۲ ص۱۰۳)

شیخ الاسلام نیز فرماتے ہیں:

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ اہلحدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے حفظ و روایت و جاصل کرنے اور ان کی اتباع میں سب مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ھوی (اقوال الرجال) سے بے حد دور و نفور رہتے ہیں۔ پس اہل حدیث کا مقام اہل اسلام میں بالکل وہی ہے جو اسلام کا مرتبہ دوسرے مذاہب میں۔ (جلد ۲ ص۱۷۹)

نہ صرف یہی بلکہ شیخ الاسلام بکمال دعوے اور پورے خلوص سے فرماتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علماء اہلحدیث کا اصول میں باہمی اختلاف بہ نسبت دوسرے مذاہب کے اقل قلیل ہے۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو علمی وراثت موصول ہوئی۔ وہ دوسرے مذاہب کی وراثت سے بہت زیادہ نرالی و ذیشان ہے پس حبل اللہ (کتاب وسنت) کے اعتصام واتباع ہی نے ان کو باہمی اختلاف سے محفوظ رکھا اور بچا لیا ہے (منہاج السنہ جلد ۳ ص ۴۱)

مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ شیخ الاسلام بطور قول فیصل منہاج السنہ میں رقم طراز ہیں۔

"فاعتقاد اهل الحديث	پس اہل حدیث کا اعتقاد تو
هو السنة المحضة	محض سنت ہی ہے جو کہ خود
لانه هو الاعتقاد	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
الثابت عن النبى صلى	سے ثابت ہے۔
الله عليه وسلم"	

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

نتائج التقلید اور مقام اہلحدیث میں اگرچہ بحوالہ شرح فقہ اکبر رکن رکین مذاہب حنفی ملا علی قاری اور طحطاوی و شامی جیسے نامور شارحین درمختار کی قلم سے اہل حدیث کا دوسرے فقہی مذاہب کے دوش بدوش اور ان کی مانند مستقل مکتب فکر ہونا بیان ہو چکا ہے تاہم حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق و تائید یا ان کے ارشادات کی تشریح و وضاحت کے لیے ملا علی قاری کا ناطق اعلان مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے کتاب الایمان کی تمہید سے بلفظہ پڑھئے

ملا علی قاری صاحب ایمان سے متعلق اہل علم کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

"واختلف العلماء فیہ علی اقوال اولھا علیہ الاکثرون والاشعری المحققون"۔

"ایمان سے متعلق علما کے بہت سے اقوال ہیں جن میں کا پہلا مذہب تو یہی ہے جس پر اکثر علماء اور اشاعرہ و محققین ہیں"۔ اس کے بعد دوسرا قول نقل کیا ہے پھر تیسرا اور آخری قول بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

وثالثھا انہ فعل القلب واللسان مع سائر الارکان ونقل عن اصحاب الحدیث ومالک والشافعی واحمد والاوزاعی المعتزلۃ والخوارج۔

www.KitaboSunnat.com

نقضت غزلہا

مذکورہ فیصلہ کن دلائل و بیان کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب مصنف طائفہ کا آخری اور عجیب مغالطہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ بڑے جوش و جلال سے ص۹۹ پر مغالطہ عامۃ الورد کے جلی عنوان سے لکھتے ہیں۔

"اکثر غیر مقلدین حضرات کی کتابوں اور رسالوں میں ہم نے مندرجہ ذیل حوالہ بھی دیکھا۔ اور پڑھا ہے جس سے وہ احناف کو اصحاب الحدیث کے عین مد مقابل میں پیش کرنے کے لیے نقل کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ میر صاحب سیالکوٹی بھی اس سے نہیں چوکے (ملاحظہ ہو تاریخ اہلحدیث ص۱۳۳) وہ حوالہ یہ ہے کہ

نقل کیا گیا ہے کہ حنفیوں میں سے ایک شخص نے اصحاب حدیث میں سے ایک شخص سے ابی بکر[1] جوزجانی کے زمانہ میں لڑکی کا رشتہ

---

[1] قاضی صاحب تیسری صدی ہجری کے مشہور حنفی قاضی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مانگا۔ اس نے اس سے انکار کر دیا۔ الابہ۔ کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دے اور امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین کا قائل ہو جائے۔ چنانچہ وہ مان گیا اور اس نے اس کو لڑکی دے دی۔

غیر مقلدین حضرات اس پر خوب مسالحہ لگا کر اس کو پیش کیا کرتے ہیں کہ ابو بکر جوزجانی کے زمانہ سے جو امام محمد بن الحسنؒ کے شاگرد تھے۔ اہلحدیث چلے آتے ہیں اور قرأت خلف الامام اور رفع یدین وغیرہ کا عمل ان میں اس وقت سے جاری ہے اور دیکھو اس عبارت میں حنفیوں اور اصحاب حدیث کو دو مقابل گروہوں میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا حنفی کس طرح اصحاب الحدیث اور اہل حدیث کہلا سکتے ہیں وہ تو صرف اصحاب الرائے ہیں۔ الخ"

نہ صرف یہی بلکہ الجواب کی موٹی سرخی سے صاحب طائفہ نے فنی کمالات کا جو اظہار کیا ہے۔ وہ قابل داد ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اس عبارت اور حوالہ سے غیر مقلدین کی خوشی بالکل بلا وجہ ہے اس لیے اس عبارت میں اصحاب الحدیث کے جملہ سے تارک تقلید اور غیر مقلدین ہرگز مراد نہیں جو غیر مقلدین کا زعم فاسد ہے بلکہ اس عبارت سے اصحاب الحدیث سے مراد حضرت امام شافعی کے پیروکار ہیں جن کے نزدیک رفع یدین اور قرأت خلف الامام کا عمل تا ہنوز چلا آ رہا ہے۔"

اقول وباللہ التوفیق

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب طائفہ نتائج التقلید کے فیصلہ کن وضیا بار حقائق و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شواہد سے اس درجہ خیرہ و مبہوت ہو کر رہ چکے ہیں کہ ان کو خود اپنے پر زور دعوی اور مبرھن بیان کی بھی خبر نہیں کیونکہ طائفہ صـ۳۶ میں تو بکمال حزم و دعوے پورے فخر و طمطراق سے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ

"اہلحدیث۔ اصحاب حدیث۔ اہل اثر۔ اور محدثین سب کے سب
مترادف الفاظ ہیں اور ان کا مصداق و مفہوم ایک ہی ہے
مگر اب خود ہی بمصداق نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا)[۲۶]
الآیہ عالم مبہوتی میں اصحاب الحدیث سے شوافع مراد لے رہے ہیں
یہ ہے اہلحدیث سے عداوت اور سنت سے بغض و نفرت کا انجام کہ
غلط بیانی کو اسلام و ایمان سمجھے ہوئے ہیں ؎

تعصب ہے وہ بلا کہ خدا کسی کو نہ دے
دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

اس ہوش مند سے کوئی پوچھے کہ امام کے پیچھے فاتحہ کا پڑھنا اور رفع یدین صرف شوافع کا مذہب ہے اہل حدیث کا یہ امتیازی مذہب و مسائل نہیں (۲) اور کیا اہل حدیث کے سید الطائفہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں ان کی اہمیت بیان نہیں فرمائی اور مزید براں جزء القراۃ اور جزء رفع یدین کے نام سے مستقل رسائل نہیں مرتب فرمائے۔ صاحب طائفہ کو غلط بیانی میں جو لطف و سرور میسر ہوتا ہے۔ دوسری شے میں شاید ہی حاصل ہوتا ہوگا۔ ہمارا تو اندازہ یہی ہے کہ عالم بیداری تو رہی در کنار خواب میں یہی بڑ بڑاتے ہوں گے ؎

ہم اس سے نہ پھریں گے
گو ہم سے خدا پھر جائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توضیح تلویح بحث اجماع

کہنے کو تو صاحب طائفہ مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ کے قابلِ فخر مدرس ہیں مگر ان کے علم و مطالعہ کا یہ حال ہے توضیح تلویح جیسی اصول فقہ کی مستند درسی کتاب بحث اجماع کے مشہور مسئلہ کی بھی خبر نہیں کہ اہل حدیث شوافع کی طرح مستقل مکتب فکر ہے کیونکہ علامہ تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ بکمالِ دعویٰ فرماتے ہیں۔

"وعلیہ عامۃ اھل الحدیث والشافعیۃ" (جلد دوم ص۴۶)

یہی مذہب ہے اکثر اہل حدیث اور شوافع کا۔

حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف

توضیح تلویح سے صرف نظر خود شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جن کو دیوبندی حضرات بلکہ صاحب طائفہ حنفی لکھتے ہوئے پھولے نہیں سماتے حجۃ اللہ البالغہ اور انصاف میں اصحاب الحدیث اور اہل الرائے کے عنوان سے باب منعقد کر کے اہلحدیث کے بالمقابل عراقی حنفی مذہب کو اہل الرائے کا مذہب ثابت کیا ہے ؎

طاس کلیاں میں رکھا ہے اس نے ابر مردہ کو
ڈوب مر رو رو کے تو اے ابر بہمن آب میں

طائفہ ص۵۷ : مذکورہ سے صرف نظر طائفہ خود بحوالہ حجۃ اللہ البالغہ ص۵۷ میں کھلم کھلا اقرار و اعتراف یوں بھی کر چکے ہیں۔

اور اصحاب حدیث بھی کبھی ان مذاہب کی طرف منسوب ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ان سے موافقت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام نسائی اور امام بیہقی شافعی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہلاتے ہیں۔

بہرحال صاحب طائفہ نے اپنے طائفہ کا پول خود ہی آشکار کر دیا۔ کہ یہ طائفہ وہ طائفہ نہیں جس کو طائفہ منصورہ کے نام سے مشہور ہونے کا شرف و سعادت حاصل ہے۔ بلکہ یہ طائفہ تو پنجابی لغت کا طائفہ ہے جس سے عوام دل بہلایا کرتے ہیں۔

طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے

اوپر جو کچھ عرض ہوا ہے یہ ہماری ذاتی رائے یا ایجاد بندہ نہیں بلکہ اصل حقیقت ہے چنانچہ صاحب "طائفہ" طائفہ منصورہ کا صحیح تعارف کرواتے ہوئے ص۳۴ میں "طائفہ منصورہ اہلحدیث کا طبقہ ہے" کے جلی عنوان سے لکھتے ہیں "طائفہ منصورہ کا مصداق بعض محدثین عظام نے اہلحدیث اور اصحاب الحدیث کا گروہ قرار دیا ہے چنانچہ حضرت امام ترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ) شیخ المحدثین علی بن المدینیؒ (المتوفی ۲۳۴ھ) سے نقل کرتے ہیں کہ طائفہ منصورہ میرے نزدیک اصحاب الحدیث ہیں (ترمذی جلد ۲ ص۴۲-۴۷) (۲) اور حضرت امام عبداللہ بن مبارکؒ (المتوفی ۱۸۱ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ میرے نزدیک اصحاب الحدیث ہیں (شرف اصحاب الحدیث للبغدادی ص۲۶) (۳) امام بخاریؒ سے ایک روایت میں یوں آتا ہے۔ ھم اھل العلم بالآثار وہ احادیث کا علم رکھتے ہیں (فتح الباری جلد ا ص۱۲۴ مصری ۲۸) (۴) اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر طائفہ منصورہ اہل حدیث نہیں تو میں نہیں جانتا کہ اور کون مراد ہو سکتا ہے[۱] (نووی شرح مسلم جلد ۲ ص۱۴۳)

۱؎ اگر طائفہ منصورہ اہل حدیث نہیں تو پھر دوسرا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۲۴) (۵) اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں کہ ان (اہل سنت) کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اصحاب[له] الحدیث (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۸) ان اور اس قسم کے دیگر متعدد اقتباسات اور حوالجات سے یہ ثابت ہے کہ اہل حق اور طائفہ منصورہ کا مصداق اہلحدیث اور اصحاب الحدیث ہیں" (طائفہ ص ۲۵)

اہل حدیث کا مفہوم

طائفہ ص ۲۶ پر گکھڑوی صاحب نے اہلحدیث کا مفہوم کی موٹی اور نمایاں سرخی سے میر صاحب سیالکوٹی کی مرتبہ تاریخ اہل حدیث نام و نسب کا ایک حوالہ نقل کر کے اس کا حاصل معنے اپنے لفظوں میں پوری صراحت اور وضاحت سے یوں لکھا ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث۔ اصحاب الحدیث۔ اہل اثر محدثین سب کے سب مترادف الفاظ ہیں اور ان کا مصداق و مفہوم بقول کسے ایک ہی ہے۔

له واما الفرقۃ الناجیۃ فھی اھل السنۃ والجماعۃ ۔۔۔ وما اسمھم الا اصحاب الحدیث واھل السنۃ۔ گکھڑوی صاحب نے تو غنیۃ الطالبین کے صرف ایک ہی حوالہ پر اکتفا کیا ہے۔ ہم نے پیغام جیلانی نتائج التقلید اور مقام الحدیث میں اس موضوع پر غنیۃ الطالبین کے تمام اقتباسات نقل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اہلحدیث کے سوا کوئی دوسرا گروہ نہ ہی تو اصل اسلام کا علمبردار ہے اور نہ ہی فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ کا مظہر و مصداق مقام اہل حدیث کا باب "اصل اسلامی فقہ" اس موضوع کا آخری مثالی اور فیصلہ کن باب اور اہل حدیث کی مستقل و مستند تاریخ ہے (مقام الحدیث بر صفحہ ۲۴)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ع عبارتنا شتی وحسنك واحد
وکل الی ذاك یشیر

اہل حدیث اور اصحاب حدیث کون ہیں

مصنف طائفہ منصورہ نے مذکورہ پر ہی ختم نہیں کیا۔ بلکہ آگے چل کر صا۱۲ میں اہل حدیث اور اصحاب الحدیث سے کیا مراد ہے کے جلی عنوان سے بکمال یقین و دعویٰ لکھتے ہیں کہ:

"اہل حدیث سے وہ حضرات مراد ہیں جو حدیث کے حفظ و فہم اور اس (حدیث) کے اتباع و پیروی کے جذبہ سے سرشار و بہرہ ور ہوں۔"

تصدیق و تائید

اپنے دعوے و ثبوت کی تصدیق و تائید میں شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا قول فیصل نقض المنطق مطبوعہ مصر صا۸ سے یوں نقل فرمایا ہے۔

"ہم اہل حدیث سے صرف وہی لوگ مراد نہیں لیتے جو محض اس کو سننے یا لکھنے یا روایت کرنے والے ہوں ہم اہل حدیث سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں جو اس (حدیث) کے حفظ و معرفت کا اہل و لائق اور اس کے ظاہر و باطن کو سمجھنے والا ہو۔ اور یہی معنے ہیں اہل قرآن کے (طائفہ ص۱۲)

بطور مقصد صاحب طائفہ حافظؒ کا ناطق فیصلہ نقل کرنے کے بعد بطور مقصد و مدعا جوش و خروش سے لکھتے ہیں۔

"اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ (۱) اہل حدیث صرف اور محض وہی نہیں۔ جو حدیث کی روایت و حفظ کا علمبردار ہو اور درایت و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فقہ حدیث کا منکر ہو (۲) بلکہ اہل حدیث کے لیے روایت اور حفظ کے علاوہ معرفت اور فہم اور اتباع (حدیث) بھی ضروری ہے"
گکھڑوی صاحب کی تشریح و توجیہ سے اظہر من الشمس ہو چکا کہ اہل حدیث سے مراد صرف حفاظ حدیث اور ماہرین فن حدیث نہیں۔ بلکہ اہل حدیث سے وہ حضرات بھی مطلوب ہیں۔ جو فقہ حدیث سے آشنا اور اتباع حدیث (عمل بالحدیث) کے شیدائی و علمبردار اور داعی بھی ہوں۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

صاحب طائفہ اپنی وسعت معلومات کا لوہا منوانے کے لیے بحوالہ نقض المنطق بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔ حالانکہ یہی مضمون قریب قریب خود حنفیت کے نامور مجدد حضرت ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے باب ثواب ہذہ الامۃ کی حدیث "ولا تزال طائفۃ من امتی منصورین علی الحق" (۳۰) کی شرح میں بھی بیان کر چکے ہیں چنانچہ قاری صاحب کے واضح الفاظ یہ ہیں۔

ھم اصحاب الحدیث	طائفہ منصورہ کا مفہوم و معنے
(۱) ای المحدثون	اہل حدیث یا حدیث کے رواۃ
من حفاظ الحدیث	وحفاظ ہیں۔ یا پھر اس سے مراد
ورواتھم (۲) او العاملون	عاملین بالکتاب والسنۃ ہیں جس
بالسنۃ المبینۃ	سے ظاہر ہے کہ طائفہ منصورہ
للکتاب فالمراد بھم	کا دوسرا مشہور و معروف نام
اھل السنۃ والجماعۃ۔	اہل السنت والجماعت بھی
(مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۶۵۶) (۲۷)	ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہد شاھد من اھلھا

مرقاۃ کے مصرع بیان سے صرف نظر خود دیوبند کے مشہور و معروف محدث کبیر مولوی بدر عالم صاحب مدنی طائفہ منصورہ "سواد اعظم" ملۃ واحدۃ" وہی الجماعۃ کا مفہوم و معنے جس صراحت اور ذمہ داری سے با حوالہ بیان کیا ہے ان کی مایہ ناز تصنیف تراجم السنہ کے مقدمہ ص۸۷، ۸۸ سے ملاحظہ فرمایئے۔

السہم الحدید ص۵۸

صاحب طائفہ مرقاۃ اور دیوبندی محدث کبیر حضرت مدنی صاحب کے بیان کردہ معنی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب مصنف طائفہ کے خصوصی (رفیق کار) یعنی نتائج التقلید کی تردید و جواب کا دم بھرنے والے نام کے امین الحق (مصنف السہم الحدید) نے بھی السنت والجماعت کا مکمل تعارف چونکہ حافظ ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ ہی سے کروایا ہے لہذا ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں

"حافظ کہتے ہیں، اہل سنت والجماعت کا مذہب قدیم مشہور ہے (جو) امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کے پیدا ہونے سے (بہت) پہلے معروف ہے اس لیے کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ان صحابہ کا مذہب ہے جنہوں نے اس (مذہب) کو اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا ہے پس جو شخص اس مذہب (مذہب صحابہؓ) کا مخالف ہے وہ اہل السنت کے نزدیک بدعتی ہے"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

مصنف السہم الحدید نے تو محض اپنی شیخی بگھارنے کی غرض سے منہاج السنہ کا حوالہ نقل کیا ہے۔ ورنہ خود حنفی مذہب کے محسن اعظم حضرت ملا علی قاری مرقاۃ میں مذہب اہل سنت کو "ما انا علیہ واصحابی" یا "طائفہ منصورہ" کا مظہر و مصداق بیان کیا ہے۔ چنانچہ باب ثواب ہذہ الامۃ کے ترجمہ و شرح میں فرماتے ہیں۔

ای الطائفۃ الجامعۃ بین الاجابۃ والتابعۃ المعبر عنھم بالفرقۃ الناجیۃ ففی التنقیح المبتدع لیس من الامۃ علی الاطلاق قال فی التوضیح المراد بالامۃ المطلقۃ اھل السنۃ والجماعۃ وھم الذین طریقتھم کطریقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ تعالی عنھم دون اھل البدع، قال صاحب التلویح لان المبتدع و ان کان من اھل القبلۃ فھو من امۃ الدعوۃ دون المتابعۃ کالکفار۔

اتباع و قبولیت کے اعتبار سے فرقۂ ناجیہ سے کوئی بڑا گروہ مراد نہیں ہے۔

تنقیح میں ہے کہ بدعتی پر امتی کا اطلاق نہیں ہوتا۔

توضیح میں ہے کہ امت سے مراد اہل سُنت والجماعت ہے جن کا طریقہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ہے، علاوہ بدعتیوں کے۔

صاحب تلویح فرماتے ہیں کہ بدعتی چاہے اہل قبلہ سے ہو، امت دعوۃ سے ہے اور بغیر اتباع کے کفار کی طرح ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکمل تعارف

صاحب طائفہ اور مصنف السہم الحدید نے تو حافظ ابن تیمیہ سے محض سنے سنائے اہلحدیث واہل السنت کا معمولی تعارف کروایا ہے ہم بفضلہ تعالیٰ مقام اہلحدیث ص۵۷ میں حافظ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم حقیقت آشکار سے اہلحدیث کا کامل ومکمل تعارف عرض کر چکے ہیں لہذا طالب تفصیل کو وہاں ہی ملاحظہ فرمانا چاہیئے۔

قول فیصل

اگرچہ صاحب طائفہ مولوی بدر عالم صاحب اور السہم الحدید حتیٰ کہ فاری صاحب ایسے حنفیت کے محسن اعظم کی قلم سے اہل حدیث کا (اہل السنت) اور طائفہ منصورہ ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے تاہم مزید تصدیق و تائید کے لیے شیخ عبدالقادر جیلانی کا قول فیصل بھی بطور قطعی فیصلہ ملاحظہ فرمانے ہی چلئے۔

فعلی المؤمن اتباع السنۃ	مومن پر تو صرف سنت اور جماعت
والجماعۃ فالسنۃ ماسنہ	کی اتباع (پیروی) از بس ضروری
رسول اللہ والجماعۃ	ہے پس سنت تو وہ ہے جو رسول
ما اتفق علیہ اصحاب رسول	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ہے اور جماعت سے وہ طریق یا
فی خلافۃ الأئمۃ الأربعۃ	اعتقاد و اعمال مراد جنہیں صحابہ
الخلفاء الراشدین	رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خلفاء راشدین
المہدیین۔"	کے عہد سعادت عہد میں بالاتفاق
(غنیۃ الطالبین ص۱۸۰)	قبول و معمول فرمایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرقہ ناجیہ

امام اولیاء فرقہ ناجیہ کا مکمل تعارف کرواتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة وقد بينا مذهبهم واعتقادهم على ما قدمنا ذكره وتسمى هذه الفرقة الناجية القدرية والمعتزلة مجبرة لقولها وما اسمهم الا اصحاب الحديث واهل السنة"

(ص ۱۹۲، ۱۹۳)

یاد رہے کہ فرقہ ناجیہ تو صرف اہل سنت والجماعت ہی ہے چنانچہ ان کا مذہب وعقیدہ ہم گذشتہ اوراق میں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں اور اس سے خوب اچھی طرح آگاہ رہنا چاہیئے کہ قدریہ معتزلہ اور روافض وجہمیہ و خوارج وغیرہ اہل بدعت اہل سنت کو برُے برُے اور باطل ناموں سے یاد کرتے آرہے ہیں۔ مگر یقین جانوں کہ اہل سنت کا نام تو صرف اہل حدیث اور اہل سنت ہی ہے۔

اہلحدیث کی تعین وتخصیص

مذکورہ بیان ودلائل سے اصلیت واقعہ مجسم صورت میں کھل کر سامنے آگئی کہ اہل سنت یا طائفہ منصورہ کا اہل حدیث ہونا تو عندالاحناف بھی متفقہ ومسلمہ ہے لیکن اہلحدیث کی تعین وتخصیص میں صاحب طائفہ اور ان کے ہم مسلک حنفی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوستوں کو اہلحدیث سے اختلاف ہے چنانچہ صاحب طائفہ اور ان کے گروپ کا دعوٰے ہے کہ اہل حدیث سے مراد مقلدین مذہب اربعہ کے اہل علم کا گروہ یا طبقہ ہے۔

اور ہم (اہلحدیث) بدعوے ہی نہیں بلکہ دلائل دشواہد اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ اہل حدیث کا وجود یا مسلک وطائفہ مذاہب اربعہ کے وقوع وظہور سے بہت پہلے عہد صحابہ سے چلا آرہا ہے چنانچہ نتائج التقلید کی تمہید اور مزید براں مقام اہلحدیث ہیں اصل اسلامی فقہ کے عنوان سے ہم ناطق حقائق دشواہد سے ثابت کر چکے ہیں کہ اہل حدیث کبھی کسی کے مقلد نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کا نمایاں شعار صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر خالص کتاب وسنت کی اتباع ہے

صفحات جن پہ نمبر ہیں

نمبر شمار	ص	س	نمبر شمار	ص	س	نمبر شمار	ص	س
۱ تا ۴	۳-۵-۷-۹،۱۱		۱۳ تا ۱۴	۲۲	۱۴،۱۵	۲۶	۴۴	۶
۵	۶	۲۱	۱۶	۲۸	۱۵	۲۷ تا ۲۸	۴۶	۱۳،۱۷
۶	۷	۲۰	۱۷ تا ۲۰		۶،۷،۱۰،۱۶	۲۹	۴۷	۱
۷	۱۴	۲۰	۲۱	۳۵	۶	۳۰	۴۹	۱۱
۸ تا ۱۰	۱۷-۶-۹-۱۰		۲۲	۳۶	۵			
۱۱	۱۹	۲۰	۲۳	۳۸	۱۸	۱۵	۲۶	۱۷
۱۲	۲۰	۳	۲۴ تا ۲۵	۳۹	۱،۲			

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرقۂ ناجیہ

تالیف

مولانا حکیم محمّد اشرف رح سندھو

تخریج وتعلیق

عبدالرؤف بن عبدالحنان بن حکیم محمد اشرف رح سندھو

ناشر

دارالاشاعت اشرفیہ

سندھو، بلّوکی، ضلع قصور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

وبعد :

ان صفحات میں محترم دادا جان رحمہ اللہ کے رسالہ "فرقہ ناجیہ" کی آیات واحادیث کی تخریج کی گئی ہے اور بعض مقامات پر تعلیق بھی لگائی گئی ہے۔

آیات کی تخریج جزء (پارہ) سورت اور آیت نمبر ذکر کر کے کی گئی ہے۔ [1]

جب کہ احادیث کی تخریج حدیث نمبر یا جلد اور صفحہ نمبر دے کر کی گئی ہے۔

اور اکثر وبیشتر کتاب اور باب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

بہتر تو یہ تھا کہ آیات واحادیث کی تخریج ان کے اپنے اپنے مقامات پر کی جاتی مگر بعض اسباب (جن کی شرح کی اب ضرورت نہیں) کی بنا پر اسے علیحدہ کرنا پڑا ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ یہ تخریج وتعلیق میرے اور دوسروں کے لیے نفع مند ثابت ہو۔ آمین۔ وصلی اللہ علی نبیہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

کتبہ ـــ ابو عبد السلام

عبد الرؤف بن عبد الحنان بن حکیم محمد اشرف رحمہ اللہ

الشارقة ـ الامارات العربية المتحدة

---

[1] عصر حاضر میں آیات کی تخریج صرف سورت اور آیت نمبر ذکر کر کے کی جاتی ہے مگر تسہیل کی خاطر جزء کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱)[1] اس خطبہ کو روایت کرنے والے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم ہیں۔

حدیث ابن عباس مسلم (۶/ ۱۵۷) "الجمعۃ"، نسائی (۶/ ۸۹-۹۰) "النکاح"، ابن ماجہ (۱۸۹۳) "النکاح"، بیہقی، (۳/ ۲۱۴) اور "مسند احمد" (۱/ ۳۰۲) میں ہے۔

حدیث ابن مسعود ابو داود (۲۱۱۸) "النکاح"، ترمذی (۱۱۰۵) "النکاح"، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی وغیرہ میں ہے۔

اس خطبہ میں "نؤمن ونتوکل علیہ" کے الفاظ نہیں ہیں، اسی طرح اس میں "نشھد" نہیں بلکہ "اشھد" (واحد کے صیغہ سے) ہے۔

اگر اس خطبہ کے الفاظ کی مفصل تحقیق درکار ہو تو تخریج "صلوۃ الرسول" ص ۴۴-۴۶، حدیث (۱) ملاحظہ کریں۔

(۲) اس حدیث کو بیان کرنے والے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہیں اور ان کی یہ حدیث مسلم (۶/ ۱۵۳) "الجمعۃ"، نسائی (۳/ ۱۸۸-۱۸۹) "الجمعۃ"، ابن ماجہ (۴۵) "المقدمہ"، صحیح ابن خزیمۃ (۱۷۸۵) اور "صحیح ابن حبان" (۱۰/ تحقیق شعیب وحسین) ودیگر کتب میں ہے۔

نسائی اور ابن خزیمہ میں "خیر الحدیث" کی بجائے "أصدق الحدیث" اور "خیر الھدی" کی بجائے "أحسن الھدی" ہے۔

اور ابن ماجہ میں "خیر الحدیث" کی بجائے "خیر الأمور" ہے۔ اسی طرح ابن حبان میں "وشر الأمور" میں واو کے بعد "إنّ" کا اضافہ ہے یعنی

---

[1] یہ نمبر رسالہ "فرقہ ناجیہ" میں دیئے گئے نمبروں کے مطابق ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وإنّ شر الأمور" ہے۔

نسائی اور ابن خزیمہ میں آخر میں "وکل بدعۃ ضلالۃ" کا اضافہ بھی ہے۔

(۳) جزء : ۱۸، المؤمنون : ۱۵۲

(۴) یہ الفاظ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہیں اور یہ پوری حدیث یوں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لیأتینّ علی أمّتي ما أتی علی بني إسرائیل حذو النّعل بالنّعل، حتّی إن کان منهم من أتی أمّه علانیة لکان في أمتي من یصنع ذلك، وإنّ بني إسرائیل تفرّقت علی ثنتین وسبعین ملّة، وتفترق أمّتي علی ثلاث وسبعین ملّة، کلّهم في النّار إلّا ملّة واحدة، قالوا: ومن هي یا رسول اللہ؟ قال: ما أنا علیه وأصحابي۔"

أخرجه الترمذی (۲۶۴۱) في "کتاب الایمان" باب ما جاء في افتراق الامم" ومحمد بن نصر المروزی فی "السنة" (۵۹) والحاکم (۱/۱۲۹) والعقیلی (۲/۲۶۲) والآجری فی "الشریعة" (۱۵)

وابن وضاح فی "البدع والنهی عنها" (۸۵) من طرق عن عبد الرحمن بن زیاد الأفریقی عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو۔

"بعینہ میری امت پر بھی وہی زمانہ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ کھلم کھلا برا فعل کیا ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا کوئی ہوگا۔

اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک جماعت کے علاوہ بقیہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے، صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کونسی جماعت ہے۔ آپ نے فرمایا: "جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں"۔

اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہیں جنہیں بعض محدثین نے تو ثقہ کہا ہے مگر اکثر نے ان میں کلام کیا ہے۔ حافظ ابن حجر "تقریب" میں فرماتے ہیں "ضعیف فی حفظه" یہ حافظہ میں ضعیف ہیں۔

مگر یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ اس کے پہلے ٹکڑے "لیأتین من یضع ذلك" کا شاہد ان الفاظ سے ہے۔

"لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ ذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اليهود والنصارى؟ قال: فَمَنْ"۔

"تم ضرور بعینہ اپنے سے پہلے لوگوں کا طریقہ اختیار کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہو گے، ہم (صحابہ) نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ یہود و نصاری ہیں؟ آپ نے فرمایا: اور کون"۔

یہ حدیث ابوسعید خدری، ابوہریرۃ اور دیگر کئی ایک صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ابوسعید بخاری، کتاب "احادیث الانبیاء" (۳۴۵۶) باب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ما ذكر عن بني إسرائيل" مسلم (۱۶/ ۲۱۹۔ ۲۲۰) کتاب "العلم" اور "سنة ابن أبي عاصم" (۴، ۷، ۵۷)، سنة محمد بن نصر (۴۱) میں ہے۔

حدیث أبو هريرة ابن ابی عاصم، کتاب "الفتن" (۳۹۹۴) باب "افتراق الأمة" اور سنۃ إبن ابی عاصم میں بھی ہے! اور اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔ والسنة محمد بن نصر (۴۴، ۴۵)

اور اس حدیث کے دوسرے ٹکڑے "وإن بني اسرائيل تفرقت۔۔۔" کے شواہد میں معاویہ بن ابی سفیان، عوف بن مالك الأشجعي، انس، سعد بن أبي وقاص اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی احادیث ہیں

۱۔ حدیث معاویۃ بن ابی سفیان أخرجه ابوداود في "السنة (۴۵۹۷) باب "شرح السنة" والدارمي في "السير" (۲/ ۲۴۱) باب في "افتراق هذه الأمة" والحاكم (۱/ ۱۲۸) وأحمد (۴/ ۱۰۲) وابن ابی عاصم في "السنة" (۲۔ ۶۵) والآجري في "الشريعة" (۱۸) من طريق أزهر بن عبد الله الحرازي عن أبي عامر عبد الله بن لحي عن معاوية۔

اس حدیث کی سند ازہر بن عبداللہ کی وجہ سے حسن درج کی ہے اس کے بارے میں علامہ ذہبی فرماتے ہیں: "تابعي حسن الحديث" میزان الاعتدال (۱/
"یہ تابعی ہے اور اس کی حدیث حسن ہے۔"

حافظ ابن حجر نے بھی اس حدیث کی سند کو حسن ہی کہا ہے۔ دیکھیں "الموافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف" (۴/ ۶۳)۔

اس حدیث میں ابوداود، دارمی اور آجری کے ہاں یہ الفاظ ہیں۔

"ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة"

بہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں اور وہ جماعت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ما ذكر عن بني إسرائيل" مسلم (۱۶/ ۲۱۹-۲۲۰) کتاب "العلم" اور "سنة ابن أبي عاصم" (۴،۷۷،۵) "سنة محمد بن نصر (۴۱) میں ہے۔

حدیث أبوهريرة ابن ابی عاصم، کتاب "الفتن" (۲۹۹۴) باب "افتراق الأمم" اور سنة إبن ابی عاصم میں بھی ہے۔ اور اس کی سند حسن درجہ کی ہے۔ والسنّة محمد بن نصر (۴۴، ۴۵)

اور اس حدیث کے دوسرے ٹکڑے "وإن بني اسرائیل تفرقت ...." کے شواھد میں معاویہ بن ابی سفیان، عوف بن مالك الاشجعی، انس، سعد بن أبي وقاص اور جابر بن عبد الله رضی الله عنھم کی احادیث ہیں

ا۔ حدیث معاویة بن ابی سفیان أخرجه البوداود فی "السنة (۴۵۹۷) باب "شرح السنة" والدارمی فی "السیر" (۲/ ۲۴۱) باب فی "افتراق هذه الأمة" والحاکم (۱/ ۱۲۸) وأحمد (۴/ ۱۰۲) وابن ابی عاصم فی "السنة" (۲، ۶۵) والآجری فی "الشریعة" (۱۸) من طریق أزهر بن عبد الله الحرازی عن أبي عامر عبد الله بن لحی عن معاویة۔

اس حدیث کی سند ازہر بن عبد اللہ کی وجہ سے حسن درج کی ہے اس کے بارے میں علامہ ذہبی فرماتے ہیں "تابعی حسن الحدیث" میزان الاعتدال (۱/۱
"یہ تابعی ہے اور اس کی حدیث حسن ہے۔"

حافظ ابن حجر نے بھی اس حدیث کی سند کو حسن ہی کہا ہے۔ دیکھیں "الموافی الشاف فی تخریج أحادیث الکشاف" (۴/ ۶۳)۔

اس حدیث میں ابوداود، دارمی اور آجری کے ہاں یہ الفاظ ہیں۔

"ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة"

بہتر دوزخ میں اور ایک جنت میں اور وہ جماعت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مسند اور مستدرک میں "کلها فی النار إلا واحدة وهی الجماعة" ہے۔

۲۔ حدیث عوف بن مالك أخرجه إبن ماجه فی "الفتن" (۳۹۹۲) باب "إفتراق الأمم" وابن إبی عاصم فی "السنة" (۶۳)

اس حدیث میں ہے کہ یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور ان میں سے ایک جنت میں اور ستر جہنم میں، اور نصاری بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور ان میں سے اکہتر جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اس حدیث میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے نجات پانے والے فرقے کو "الجماعة" ہی کہا ہے۔

تنبیہ

انہی عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں بھی آئی ہے۔

"سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِی عَلَی بِضْعٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً أَعظمها فِتْنَةً علی أُمَّتِی قَوْمٌ یَقِیْسُوْنَ الأُمُوْرَ برأیهم یحرمون الحلال ویحلون الحرام"

أخرجه البزار (۱۷۲) وابن عدی (۲۴۸۳/۷) والحاکم (۴۳۰/۴) والخطیب فی "الفقیه والمتفقه" (۱۸۰/۱) وابن حزم فی "المحلی" (۶۲/۱) وفی الإحکام فی أصول الأحکام" (۲۵/۸)

امام حاکم نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور تلخیص ذھبی میں یہ حدیث نہیں ہے۔

مگر یہ حدیث نہ تو صحیح ہی ہے اور نہ ہی اس کی سند بخاری ومسلم کی شرط پر ہے بلکہ اس حدیث کو بیان کرنے میں ایک راوی کو وھم ہوا ہے تفصیل کے لیے دیکھیں "تهذیب التهذیب" (۴۱۱/۱۰) وأیضاً "میزان الإعتدال" (۲۶۸/۴)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ

یہ ان سے کئی ایک طرق سے ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلا طریق

عن ابی معشر عن یعقوب بن زید بن طلحۃ عن زید بن أسلم عنہ۔

أخرجہ أبو یعلی (۳۶۶۸) والآجرّی فی "الشریعۃ" (۱۶)

اس طریق میں ابی معشر جس کا نام نجیح بن عبدالرحمٰن ہے ضعیف ہے۔

اس طریق میں بھی حدیث عوف بن مالک کی طرح یہود ونصاری کے فرقوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد ذکر ہوئی ہے اور اس امت کے نجات پانے والے فرقے کو "الجماعۃ" کہا گیا ہے۔

دوسرا طریق

عن قتادۃ عنہ أخرجہ ابن ماجہ (۳۹۹۳) وابن أبی عاصم (۶۴)

بوصیری نے اس سند کو صحیح کہا ہے۔ مصباح الزجاجۃ (۱۴۰۴)

اس طریق میں بنی اسرائیل کے فرقوں کی تعداد اکہتر اور اس امت کے فرقوں کی تعداد بہتر بتائی گئی ہے اور اس کے جنتی فرقے کو "الجماعۃ" ہی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

تیسرا طریق

عن ابن لھیعۃ ثنا خالد بن یزید عن سعید بن أبی ھلال عنہ

أخرجہ أحمد (۱۴۵/۳)

اس سند میں ابن لھیعۃ ہیں اور یہ ضعیف ہیں نیز سعید بن أبی ھلال کی انس رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طریق میں بھی بنی اسرائیل اور اس امت کے فرقوں کی تعداد پہلے والے طریق جتنی ہے مگر اس میں مزید یہ کہا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے ستر فرقے تو ہلاک ہوئے اور ایک نے نجات پائی، اور اس امت کے بہتر فرقوں میں سے اکہتر ہلاک ہوں گے اور ایک نجات حاصل کرے گا، جب صحابہ نے اس فرقے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الجماعة الجماعة"

چوتھا طریق

عن یزید بن أبان الرقاشی عنه

اور یزید سے آگے اس کے تین طریق ہیں۔

(۱) عن عکرمة عنه، أبو یعلی فی "مسنده" (۱۲۷/۴)

اس طریق کے یزید کے علاوہ باقی سب راوی ثقہ ہیں اور یزید ضعیف ہے۔ اس طریق میں بھی فرقوں کی تعداد پہلے والے دو طرق جتنی ہے اور آخر میں "الجماعة" کا بھی ذکر ہے۔

(۲) عن الأوزاعی عنه الخطیب فی "الفقیه والمتفقه" (۱۶۵/۱)

اس طریق میں یزید کے علاوہ خطیب کا شیخ محمد بن علی ابوالعلا الواسطی بھی ضعیف ہے۔ دیکھیں "میزان الاعتدال" (۶۵۴/۳) و أیضاً "تاریخ بغداد" (۹۵/۳)

اس طریق میں بھی تعداد پہلے طرق جتنی ہے اور "الجماعة" کا بھی ذکر ہے۔

(۳) عن احمد بن عبد الرحمن بن وهب ناعمی اخبرنی عمرو بن الحارث ان عبد اللہ بن غزوان الحمصی حدثه أن عمرو بن سعد مولی غفار حدثه أن یزید الرقاشی حدثه أن أنس بن مالك ۔۔۔۔ أیضاً الخطیب فی "الفقیه والمتفقه"

اس طریق میں بنی اسرائیل کے فرقوں کی تعداد اکیاسی اور اس امت کے فرقوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی تعداد بیاسی[۸۲] بتائی گئی ہے۔

مگر یہ سند نہایت ضعیف ہے کیونکہ عبداللہ بن عزوان اور اس کا شیخ عمرو بن سعد دونوں مجہول ہیں۔ ملاحظہ ہو "میزان الاعتدال" (۲/۱/۷۴) اور "لسان المیزان" (۲/۲۲۵، ۴/۳۶۵)۔

اسی طرح اس سند میں احمد بن عبدالرحمن بن دھب بھی ہے جو اس حدیث کو اپنے چچا سے بیان کرتا ہے اور محدثین نے اس کی چچا سے روایات کا انکار کیا ہے بلکہ اس کے بارے میں حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس کی پہلی روایات درست ہیں مگر بعد میں اس نے اپنے چچا سے بے اصل روایات بیان کرنا شروع کر دی تھیں المجروحین (۱۴۹۸)۔ الحاصل یہ روایت منکر ہے۔

پانچواں طریق

عن العمیری عنه أحمد (۳/۱۲۰)

شیخ البانی کہتے ہیں کہ ظن غالب ہے کہ "عمیری"، "نمیری" سے محرف ہے اور اس کا (نمیری) نام زیاد بن عبداللہ ہے..... اور یہ ضعیف ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

اس طریق میں بنی اسرائیل اور امت محمدیہ دونوں کے فرقوں کی تعداد بہتر بتائی گئی ہے اور اس میں "الجماعۃ" کا بھی ذکر نہیں ہے۔

چھٹا طریق

سلیمان بن طریف عنه أخرجه الآجری فی "الشریعة" (۱۷)

سلیمان بن طریف کے بارے میں شیخ البانی نے کہا ہے کہ اس کا ترجمہ مجھے نہیں ملا ہے۔ اس طریق میں بنی اسرائیل کے فرقوں کی تعداد اکہتر[۷۱] یا بہتر[۷۲] (شک سے) اور اس امت کے فرقوں کی تعداد تہتر بتائی گئی ہے اور اس میں بھی "الجماعۃ" کا ذکر نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتواں طریق

عن مبارك بن سحيم عن عبد العزيز بن صهيب عنه ـ

أخرجه ابن عدى (۶/۲۳۲۲) والآجرى (۱۷)

یہ سند سخت ضعیف ہے مبارک بن سحیم کو حافظ ابن حجر نے "متروك" کہا ہے۔ دیکھیں "تقریب" (۲/۲۲۷)

اور ذھبی نے کہا ہے کہ ابوزرعۃ وغیرہ نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے الکاشف (۳/۱۰۲)۔ شیخ البانی نے "احادیث صحیحۃ" (۴/۲۰) میں اس حدیث کو الآجری کی طرف منسوب کیا ہے اور اسے مبارک بن سحیم کی بجائے مبارک سے اس حدیث کو روایت کرنے والے راوی "سوید بن سعید" کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

مگر اس کی علت مبارک ہے سوید نہیں، کیونکہ مسند ابویعلی (۳۸ ۳۹) میں محمد بن ابی بکر المقدمی نے سوید کی متابعت کی ہے اور یہ ثقہ ہیں۔

اسی طرح مسند ابویعلی (۴۴ ۳۹) ہی میں محمد بن بحر نے بھی سوید کی متابعت کی ہے مگر یہ ضعیف ہے اس کے بارے میں عقیلی نے یہ کہا ہے۔

"منکر الحدیث کثیر الوھم" الضعفاء الکبیر (۴/۳۸)

الحاصل اس سند کی علت مبارک بن سحیم ہے سوید بن سعید نہیں اس طریق میں "الجماعۃ" کی بجائے "السواد الأعظم" کا ذکر ہے۔

آٹھواں طریق

عن عبد الله بن سفيان الواسطى عن يحيى بن سعيد الأنصارى عنه

أخرجه اسلم بن سهل الواسطى فى "تاريخ واسط" (۱۹۶) والعقيلى (۲/۲۶۲) عنه (عن الواسطى) والطبرانى فى "الصغير" (۱/۲۵۶)

اس طریق میں عبداللہ بن سفیان ہے اس کے بارے میں عقیلی نے کہا ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی جاتی اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"اس حدیث کی یحییٰ بن سعید سے کوئی اصل نہیں ہے یہ حدیث تو افریقی کی حدیث سے پہچانی جاتی ہے۔"

اس حدیث میں بھی حدیث افریقی[1] کی طرح "من کان علی ما أنا علیہ الیوم وأصحابی" ہے۔

اس حدیث کے یہ آٹھ طرق ہیں، ان میں سے اگرچہ کوئی طریق بھی ضعف سے خالی نہیں ہے مگر ان سب طرق کو ملانے سے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہو جاتی ہے۔

قتادہ والے طریق کے بارے میں کہا گیا تھا کہ بوصیری نے اسے صحیح کہا ہے مگر اسے صحیح کہنا مشکل ہے کیونکہ اس میں ابن ماجہ اور ابن ابی عاصم کے شیخ ہشام بن عمار ہیں ان کا آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ الحاصل یہ حدیث اپنے طرق کی بنا پر صحیح حدیث ہے۔

(۴) حدیث سعد بن أبي وقاص أخرجه الدَّوْرَقِي في "مسند سعد بن ابي وقاص" (۸۶) والبزار (۴ ۲۸ ۳) من طریق موسی بن عبیدۃ عن عبد اللہ بن عبیدۃ (عند البزار سقط عبد اللہ بن عبیدۃ) عن عائشة بنت سعد عن أبیها ومحمد بن نصر السنہ (۵۷)

اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ موسیٰ بن عبیدۃ الربذی ضعیف ہے۔ اس حدیث میں بنی اسرائیل اور اس امت کے فرقوں کی تعداد اکہتر بتائی گئی ہے دو تی

---

[1] یہ حدیث نمبر ۲ کے شروع میں گذر چکی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں اس حدیث میں بھی "الجماعۃ" کا ذکر ہے۔

(۵) حدیث جابر بن عبد اللہ أخرجہ اسلم بن سہل الواسطی فی "تاریخ واسط" (۲۳۵) من طریق عمرو بن قیس عن جدتہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما۔

اس حدیث میں یہ صراحت ہے کہ جنتی یا فرقہ ناجیہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا جس پر آپ نے فرمایا "السواد الاعظم"

اس حدیث میں بھی حدیث عوف بن مالک کی طرح یہود کے فرقوں کی تعداد اکہتر اور نصاریٰ کے فرقوں کی تعداد بہتر بتائی گئی ہے مگر اس میں ان کے سب فرقوں کو جہنمی کہا گیا ہے جب کہ حدیث عوف اور اسی طرح حدیث انس کے پہلے طرق میں ان میں سے ہر ایک کے ایک ایک فرقہ کو جنتی کہا گیا ہے اور یہی صحیح ہے رہی یہ روایت تو یہ ضعیف ہے کیونکہ جابر سے اسے بیان کرنے والی عمرو بن قیس کی دادی مجہولہ ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر "الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف" (۶۳/۴) میں فرماتے ہیں: "فیہ راو لم یسم"

یہ دونوں حدیثیں (حدیث سعد و جابر) اگرچہ اسنادی اعتبار سے ضعیف ہیں مگر پہلی احادیث کے لیے شاہد ہیں۔

معاویہ، عوف بن مالک اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی احادیث میں فرقہ ناجیہ کی تعریف لفظ "الجماعۃ" سے کی گئی ہے۔

اسی طرح حدیث انس رضی اللہ عنہ کے اکثر طرق میں بھی لفظ "الجماعۃ" ہی وارد ہوا ہے۔

حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ میں اس فرقہ کی علامت "ما انا علیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وأصحابی" بتائی گئی ہے۔

اس کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہیں جو ضعیف ہیں، مگر حدیث انس رضی اللہ عنہ کے ایک طریق میں بھی "ما أنا علیہ وأصحابی" کے الفاظ ہیں یہ طریق بھی اگرچہ ضعیف ہے مگر اس سے حدیث عبداللہ بن عمرو کو تقویت پہنچتی ہے۔

شیخ البانی نے اس حدیث کو "صحیح الجامع" (۵۲۱۹) میں ذکر کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔ واضح رہے کہ اس حدیث کا صرف آخری جملہ "ما انا علیہ وأصحابی" حسن درجہ کا ہے اور اس کے علاوہ باقی سب حدیث کثرت شواہد کی بنا پر صحیح ہے "ما أنا علیہ وأصحابی" یہ الفاظ ایک اور روایت میں بھی ہیں جسے ابن حبان نے "المجروحین" (۲/۲۲۶) میں من طریق کثیر بن مروان عن عبد اللہ بن یزید الدمشقی عن أبی الدرداء وأبی أمامة وأنس وواثلة بن الأسقع روایت کیا ہے۔

مگر یہ روایت شاہد بننے کے قابل نہیں ہے کیونکہ کثیر بن مروان ضعیف ہے اور عبداللہ بن یزید بن آدم الدمشقی کی روایات من گھڑت ہیں جیساکہ امام احمد بن حنبل نے کہا ہے اور جوزجانی نے کہا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں۔

اسی طرح مذکورہ احادیث میں سے صرف حدیث جابر اور حدیث انس کے مبارک بن سحیم والے طریق میں "فرقہ ناجیہ" کو "السواد الاعظم" کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث انس والا طریق مبارک بن سحیم کی وجہ سے سخت ضعیف ہے اور حدیث جابر کی بھی سند ضعیف ہے۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ میں بھی "السواد الأعظم" کا ذکر ہے اور یہ "سنة إبن عاصم" (۶۸) میں ہے اور اس کی سند میں قطن بن عبداللہ مجہول الحال ہے۔ الآجری نے "الشریعة" (۱۴-۱۵) میں کہا ہے کہ "ما أنا علیہ وأصحابی"۔ "السواد الأعظم" اور "الجماعة" ان سب کلمات کے معنی ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی ہیں۔ مسند ابو یعلی میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کے ایک راوی محمد بن بحر نے بھی "السواد الأعظم" کی تعریف "الجماعۃ" سے کی ہے۔

(۲) کعب احبار[1] کے اس قول کو حافظ سخاوی نے حسین بن محمد دامغانی کی کتاب "شوق العروس وانس النفوس" کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس قول میں مزید یہ بھی ہے کہ

"شیاطین کے نزدیک آپ کا نام "عبد القہار" جنوں کے نزدیک "عبد الرحیم" پہاڑوں میں "عبد الخالق" خشکی میں "عبد القادر"، سمندروں میں "عبد المہیمن"، مچھلیوں کے نزدیک "عبد القدوس"، موذی جانوروں کے نزدیک "عبد الغیاث" جنگلی جانوروں کے نزدیک "عبد الرزاق" درندوں کے نزدیک "عبد السلام" چوپاؤں کے ہاں "عبد المؤمن"، پرندوں کے ہاں "عبد الغفار" توراۃ میں "موذ موذ" انجیل میں "طاب طاب" صحف میں "عاقب" زبور میں "فاروق"، اللہ کے ہاں آپ "طٰہٰ ویٰسین"، اور مؤمنوں کے ہاں آپ کا نام "محمد" ہے۔

اور آپ کی کنیت ابو قاسم ہے کیونکہ آپ اہل جنت کے درمیان جنت تقسیم کریں گے"۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" ص (۸۴-۸۵) حاشیہ الصاوی میں بھی یہ نام اسی تفصیل سے مذکور ہیں[2]

---

[1] ان کا نام "کعب بن ماتع" اور کنیت "ابو اسحاق" ہے، اور یہ کعب احبار کے لقب سے معروف ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اسلام لائے، اور ان کی وفات خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں ۳۲ھ میں ہوئی، ابن سعد نے انہیں شام کے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو "تہذیب التہذیب" (۲۹۳/۸)

[2] اس میں ہے کہ حسن نے کعب احبار سے ذکر کیا ہے ممکن ہے کہ یہ "حسن" حسین ہی ہو مگر کتابت کی غلطی سے حسن بن گیا ہو۔ واللہ اعلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں "حاشیہ الصاوی" (۲/ ۱۰۱) تفسیر سورۃ "الأعراف" آیت: ۱۵۷

اس قول پر ادنی سا بھی تأمل کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قول باطل ہے اور اس کی کچھ اصل نہیں ہے، اسے یا تو کعب أحبار کی نسبت سے کسی نے گھڑ لیا ہے یا کعب احبار کا مأخذ غیر معتبر ہے اور کعب اسرائیلیات بیان کرنے میں معروف ہیں

جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا تعلق ہے تو وہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے دیکھیں

بخاری (۱۰/ ۵۷۱ بشرح الفتح) "الأدب"، مسلم (۱۴/ ۱۱۲...)، شرح النووی "الآداب"

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے چند ایک ناموں کی بھی خبر دی ہے اور ان کی تفصیل یہ ہے۔

محمد، احمد، الحاشر، الماحی، العاقب، المقفی، نبی الرحمۃ، نبی التوبۃ، خاتم، نبی الملاحم (أو الملحمۃ)۔ دیکھیں۔

بخاری (۳۵۳۲) "المناقب"، مسلم (۱۵/ ۱۰۴-۱۰۵) "الفضائل"، مستدرک حاکم (۴/ ۲/ ۲۷-۲۷۴)، مسند طیالسی (۲/ ۸۵)، أحمد (۵/ ۴۰۵) و بزار (۲۳۷۸)

یہ وہ نام ہیں جن کی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خود صراحت فرمائی ہے۔ ان کے علاوہ بھی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کئی ایک صفاتی أسماء مبارکہ ہیں جن کا ذکر قرآن واحادیث میں ملتا ہے۔ ابن العربی نے ان میں سے جو نام واضح طور پر ذکر ہوئے ہیں انہیں جمع کیا ہے اور ان کی تعداد سرسٹھ تک پہنچ گئی ہے۔

(دیکھیں "عارضۃ الاحوذی" (۱۰/ ۲۸۱)

ابن القیم فرماتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اوصاف میں سے ایک ایک نام لیا جائے تو ان کی تعداد دو سو سے بھی متجاوز ہو جائے گی۔

(زاد المعاد (۱/ ۸۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ سخاوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب ناموں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اوران کی تعداد چار سو تیس کے لگ بھگ پہنچ گئی ہے اور انھوں نے ذکر کیا ہے کہ مجھے نہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح سے ان ناموں کو جمع اور مرتب کیا ہو۔ دیکھیں "القول البدیع فی الصلاۃ الحبیب الشفیع" (۸۰-۸۳)

(۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ابن حزم نے "الإحکام فی أصول الأحکام" (۶/۴/۱۷) میں طاؤس کے طریق سے روایت کیا ہے۔
ایک روایت کے مطابق طاؤس کہتے ہیں کہ معاویہ نے ابن عباس سے کہا۔ أنت علی ملۃ علِیٍّ"؟

تو اس کے جواب میں انھوں نے فرمایا:
لَا، وَلَا عَلٰی مِلَّةِ عُثْمَانَ، أَنَا علی مِلَّةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم"
ایک دوسری روایت کے مطابق طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ مجھ سے معاویہ نے کہا اور میں نے یہ جواب دیا۔
"مَا أَنَا بِعَلَوِیٍّ وَلَا عُثْمَانِیٍّ ، وٰلٰکِنِّی عَلٰی مِلَّةِ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"
"میں نہ علوی ہوں اور نہ ہی عثمانی، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر ہوں"

(۸) جزء: ۲۶، الفتح: ۲۹

(۹، ۱۰) "ملۃ واحدۃ"، "ما أنا علیہ وأصحابی" اس حدیث کی تخریج نمبر ۴ میں دیکھیں۔

(۱۱) یہ حدیث "لا وصیۃ لوارث" أبوامامۃ، عمرو بن خارجۃ، انس، ابن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔
(۱) حدیث امامۃ أخرجہ أبوداؤد (۲۸۷۰) والترمذی (۲۱۲۰) وابن ماجہ (۲۷۱۳) کلھم فی "الوصایا" وسعید بن منصور (۴۲۷)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

والدارقطني (۳/ ۴۰-۴۱/ ۱۶۶) في "البيوع" والبيهقي (۶/ ۲۶۴) وأحمد (۵/ ۲۶۷) وابن حبان في "المجروحين" (۱/ ۲۱۵) من طريق اسماعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم عنه۔

یہ شرحبیل کی وجہ سے سند حسن ہے اس کے بارے میں حافظ ابن حجر "تقریب" میں فرماتے ہیں: "صدوق فيه لين"

حافظ ابن حجر نے بھی اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ ملاحظہ "تلخیص" (۳/ ۹۲) اس سند میں اسماعیل بن عیاش بھی ہیں، ان کی حجازیوں اور عراقیوں سے حدیث ضعیف ہوتی ہے اور اہل شام سے ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ اس روایت میں ان کے شیخ شرجیل شامی ہیں۔

(۲) حديث عمرو بن خارجة أخرجه الترمذي (۲۱۲۱) والنسائي (۲/ ۱۲۷) وابن ماجه (۲۷۱۲) والدارمي (۲/ ۴۱۹) كلهم في "الوصايا" والبيهقي (۶/ ۲۶۴) وأحمد (۴/ ۱۸۶-۱۸۷، ۲۳۸-۲۳۹) وأبويعلى (۱۵۰۸) من طرق عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عنه

اس حدیث کی بھی سند شہر بن حوشب کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے، ذہبی نے "ديوان الضعفاء والمتروكين" (۱۴۵) میں کہا ہے کہ اس کی حدیث حسن درجہ کی ہے اسی طرح حافظ ابن حجر نے بھی "فتح الباری" میں ایک مقام پر اسے "حسن الحدیث" کہا ہے۔ ملاحظہ ہو "فتح الباری" (۳/ ۶۵) باب "فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة"

(۳) حديث أنس أخرجه ابن ماجه (۲۷۱۴) والدارقطني (۴/ ۷۰) في "الفرائض" والبيهقي (۶/ ۲۶۴-۲۶۵) من طريق سعيد بن أبي سعيد عنه۔

بوصیری نے "مصباح الزجاجة" (۹۶۴) میں اس کی سند کو صحیح اور سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

راویوں کو ثقہ کہا ہے اور ابن ترکمانی نے "الجوہر النقی" میں اس سند کو جید کہا ہے مگر یہ تب ہے کہ جب اس سند میں سعید بن أبی سعید المقبری ہو۔ اگر یہ سعید ساحلی ہو تو یہ سند ضعیف ہے کیونکہ ساحلی مجہول ہے۔

دارقطنی کے ایک طریق میں اس کے ساحلی ہونے کی صراحت ہے مگر مولانا شمس الحق نے "التعلیق المغنی" میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے بھی "مسند الشامیین" میں روایت کیا ہے اور اس کے ہاں سعید المقبری کی صراحت ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴) حدیث ابن عباس أخرجه الدارقطني (۴/۹۸/۸۱۷) من طريق طاؤس عنه۔

حافظ ابن حجر نے "تلخیص" میں اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ ان سب اسانیہ کو ملانے سے حدیث "لا وصية لوارث" صحیح ہے۔

(۱۲، ۱۳) ۔ جزء: ۲، البقرة: ۱۸۰

(۱۴) "لا وصية لوارث" اس حدیث کی تخریج ابھی نمبر ۱۱ میں ہوئی ہے۔

(۱۵) جزء: ۱، البقرة: ۱۱۴

(۱۶) اسی طرح دیکھیے "المغنی" بدون "الشرح الکبیر" (۱/۱۸)

(۱۷) انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میری شفاعت نصیب نہ ہو گی مرجیہ اور قدریہ۔

ابن عباس نے دریافت کیا یا رسول اللہ "مرجیہ" کون لوگ ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَ سُئِلَ أَحَدُهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ يَقُولُونَ: نَحْنُ مُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ"

یہ وہ لوگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے، جب ان سے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو کہیں گے کہ ہم ان شاء اللہ مؤمن ہیں۔

أخرجه ابن حبان في "المجروحين" (۱/۳۳۷) من طريق سلمة بن وردان عن انس رضي الله عنه۔

مگر یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں سلمہ بن وردان ہے، حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ انس اور دیگر ثقات سے ایسی چیزیں بیان کرتا ہے جو ان کی احادیث سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

امام احمد بن حنبل نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے اور امام حاکم "المدخل" (۱۴۴) میں فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے اس کی اکثر روایات منکر ہیں امام ابوحاتم نے بھی یہی بات کی ہے۔

علامہ ذھبی "میزان" (۲/۱۹۳) میں حاکم کا کلام نقل کر کے فرماتے: "صدق الحاکم" حاکم نے سچ کہا ہے۔

(۱۸) جزء: ۲۶، الفتح: ۲۷

(۱۹) "السلام عليكم أهل الديار من المؤمن والمسلمين وان شاء الله بكم لاحقون ..." یہ دعا حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ میں ہے جو مسلم (۷/۴۵)، سنن نسائی (۴/۹۴)، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۰۹۱) اور ابن ماجہ (۱۵۴۷) وغیرہ میں ہے۔

اسی طرح کچھ الفاظ کی کمی و زیادتی سے یہ دعا حدیث عائشہ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہما میں بھی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث عائشہ مذکورہ کتب میں ابن ماجہ کے علاوہ باقی سب میں ہے اور حدیث ابوہریرۃ موطا مالک (۱/ ۲۸-۲۹/ ۲۸) "الطھارۃ" باب "جامع الوضوء" اور مسلم (۳/ ۱۲۷، ۱۴۰) "الطھارۃ" باب "استحباب إطالۃ الغرۃ والتحجیل بالوضوء" و دیگر کتب میں ہے۔

(۲۰) دیکھیں "شرح الفقہ الأکبر (۲۰۸) دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

اس مسئلہ "انا مؤمن إن شاء اللہ" کہنے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

پہلا قول: "انا مؤمن إن شاء اللہ" کہنا ضروری ہے۔

دوسرا قول: یہ کہنا حرام ہے

تیسرا قول: ایک اعتبار سے جائز اور ایک اعتبار سے ناجائز ہے۔

اگر اصل ایمان میں شک کی بنا پر کہا جائے تو یہ بلاخلاف ناجائز ہے اور اگر اس اعتبار سے کہا جائے کہ میں ان مومنوں میں سے ایک ہوں جن کے اوصاف اللہ عزوجل نے "قرآن مجید" میں ذکر کیے ہیں تو جائز ہوگا۔

شارح "عقیدہ طحاویہ" اس قول کو ذکر کرکے فرماتے ہیں:

"وھذا القول فی القوۃ کما تری" شرح عقیدۃ طحاویہ (۳۵۳) "اس قول میں جو قوت ہے وہ واضح ہے۔"

غزالی نے "انا مؤمن ان شاء اللہ" کہنے کو صحیح کہا ہے اور اس کی انھوں نے چار توجیہیں ذکر کی ہیں۔ دیکھیں "احیاء علوم الدین" (۱/ ۱۴۴-۱۴۸)

(۲۱) اسی طرح دیکھیں "المغنی" بدون "الشرح الکبیر" (۱/ ۱۸)

(۲۲) "ما أنا علیہ وأصحابی"

اس حدیث کی تخریج کے لیے نمبر ۲ دیکھیں۔

(۲۳) یہ قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور یہ پوری حدیث

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سے ہے۔

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی مَنْصُورِینَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُومَ السَّاعَةُ"

اخرجه الترمذی فی "الفتن" (۲۱۹۲) باب "ما جاء فی الشام" وابن ماجه (۶) وسعید بن منصور (۵/۲۳۷) وابن حبان فی "صحیحه" (۱۸۵۱، ۱۸۵۲ - زوائد) وفی "المجروحین" (۱/۸۸-۸۹) والطیالسی (۱/۱۹۸) وأحمد (۳/۴۳۶، ۵/۳۴-۳۵) والحاکم فی "معرفة علوم الحدیث" (۲)

ترمذی، مسند طیالسی اور مسند احمد میں اس حدیث کی ابتداء میں یہ الفاظ بھی ہیں

"اذا فسد اهل الشام فلا خیر فیکم"

جب اہل شام بگڑ جائیں گے تب تم میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

قرۃ بن ایاس کی یہ حدیث صحیح ہے، یہ حدیث مختلف الفاظ سے دیگر بھی کئی ایک صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، اسی طرح محمد بن کعب القرظی کی ایک مرسل روایت بھی ہے۔

اب ان کی روایات کی تخریج ملاحظہ کریں

۱۔ عن المغیرۃ بن شعبة رضی اللہ عنه أخرجه البخاری فی "المناقب" (۳۶۴۰) باب بعد باب "سوال المشرکین أن یریهم النبی صلی اللہ علیه وسلم آیة ..." ومسلم (۱۳/۶۶) والدارمی (۲/۲۱۳) کلاهما فی "الجهاد" وأحمد (۴/۲۴۴، ۲۴۸، ۲۵۲) من طریق قیس بن أبی حازم عنه۔

۲۔ عن معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ عنه أخرجه البخاری فی "المناقب" (۳۶۴۱) وفی "الاعتصام" (۷۳۱۲) ومسلم (۱۳/۶۶-۶۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وابن ماجه (٩) واحمد (٤/ ٩٧، ٩٩، ١٠١) من طرق عنه۔

٣۔ عن جابر رضی اللہ عنہ مسلم (٢/ ١٩٣) فی "الإیمان" باب "نزول عیسی بن مریم حاکماً" وأبوعوانہ (١/ ١٠٦) وأحمد (٣/ ٣٤٥، ٣٨٤) و أبویعلی (٢٠٧٨) وابن مندہ فی "کتاب الایمان" (٤١٨) وابن حزم فی "المحلی" (١/ ٩) من طرق عنہ۔

٤۔ عن ثوبان رضی اللہ عنہ أخرجہ مسلم (١٣/ ٦٥) وابوداود فی "الفتن" (٤٢٥٢) باب "ذکر الفتن ودلائلها" والترمذی فی "الفتن" (٢٢٢٩) باب "ماجاء فی الائمة المضلین" وسعید بن منصور (٢٣٧٢) وابن ماجہ (١٠) والحاکم (٤/ ٤٤٩) وأحمد (٥/ ٢٧٨، ٢٧٩) وابن حزم فی "المحلی" (١/ ٤) والقضاعی فی "مسند الشہاب" (٩١٤) من طرق عن ابی قلابة عن أبی أسماء عنه۔

٥۔ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنه أخرجه مسلم (١٣/ ٦٦) والحاکم (٤/ ٤٤٩) والطیالسی (٢/ ١٩٨) وأحمد (٥/ ٩٢، ٩٤، ٩٨، ١٠٣، ١٠٥، ١٠٦، ١٠٨)

٦۔ عن عقبة بن عامر رضی اللہ أخرجه مسلم

٧۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه أخرجه ابوداود فی "الجهاد" (٢٤٨٤) باب "دوام الجهاد" والحاکم (٤/ ٤٥٠) واحمد (٤/ ٤٢٩، ٤٣٤، ٤٣٧)

وصححه الحاکم علی شرط مسلم ووافقه الذهبی

٨۔ عن أبی هریرة رضی اللہ عنه أخرجه أحمد (٢/ ٣٤٠، ٣٧٩) وابن حبان (١٨٥٣ موارد) والبزار (٣٣٢٠) والخطیب فی "الفقیه والمتفقه" (١/ ٣٠) باسناد حسن۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وأخرجه أيضاً ابن ماجه (۷) وأبونعیم فی "حلیۃ الأولیاء" (۹/ ۳۷)

من طریق أخری عنه وإسنادها جید

۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

أخرجه الطیالسی (۲/ ۱۹۷) والدارمی (۲/ ۲۱۳) عن الطیالسی والحاکم

(۴/ ۴۹۴) والقضاعی فی "مسند الشھاب" (۹۱۳) من طریق سلیمان بن الربیع

العدوی عنه۔

اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے مگر اس کی سند میں حضرت عمر سے راوی سلیمان بن ربیع ہے جسے ابن ابی حاتم نے "الجرح والتعدیل" (۴/ ۱۱۷) میں ذکر تو کیا ہے مگر اس کے بارے میں کسی قسم کی جرح وتعدیل نقل نہیں کی ہے۔

۱۰۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ۔

أخرجه الطیالسی (۲/ ۱۹۷) وأحمد (۴/ ۳۶۹) والبزار (۳۲۱۹) من

طریق أبی عبد اللہ الشامی عن معاویۃ عنه

اس حدیث کی سند میں ابو عبد اللہ الشامی ہے، جسے حافظ ابن حجر نے "تعجیل المنفعۃ" (۴۹۸) میں ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے بارے میں کسی قسم کی جرح وتعدیل ذکر نہیں کی ہے۔

۱۱۔ مرسل محمد بن کعب القرظی أخرجه سعید بن منصور

(۲۳۷۶) بإسناد صحیح۔

(۲۴) علی بن مدینی کے اس قول کو امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کیا ہے دیکھیں "ترمذی" (۴/ ۵۰۵) "الفتن" باب "ما جاء فی الأئمۃ المضلین" أیضاً باب "ما جاء فی الشام" ص (۴۸۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علی بن مدینی کا یہ قول ابن عدی نے بھی ذکر کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے۔

"ھم اصحاب الحدیث، الذین یتعاھدون مذاھب الرسول، و یذبون عن العلم، لولاھم لم نجد عند المعتزلۃ والرافضۃ والجھمیۃ وأھل الرأی شیئاً من سنن المرسلین" الکامل (۱/۱۳۱)

وہ اصحاب حدیث ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی حفاظت کرتے ہیں اور علم کا دفاع کرتے ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو ہم نہ پاتے معتزلہ، رافضہ، جہمیہ اور اہل رائے کے پاس سنن المرسلین (انبیاء کرام کے طریقوں) میں سے کوئی چیز بھی

(۲۵) امام علی بن مدینی کا جو مرتبہ و مقام ہے اسے ان کے شاگرد امام بخاری کے الفاظ سے سنئے۔

امام بخاری فرماتے ہیں:

"ما استصغرت نفسي عند أحد إلا عند علي بن المديني"

الکامل (۱/۱۲۹)

"میں نے خود کو علی بن مدینی کے علاوہ کبھی کسی دوسرے کے سامنے ہلکا نہیں سمجھا۔"

محمد بن اسحاق ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری سے کہا کہ آپ کی کیا خواہش ہے تو انھوں نے جواب دیا۔

"أشتهي ان اقدم العراق وعلي بن المديني حيّ فأجالسه" المجروحین لابن حبان (۱/۵۶)

"خواہش یہ ہے کہ عراق جاؤں اور علی بن مدینی زندہ ہوں تو ان کی مجلس اختیار کروں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) جزء ۱۴، النحل: ۹۲

(۲۷) اس قول کی تخریج نمبر ۲۴ میں دیکھیں)

(۲۸) دیکھیں "بخاری" (۱۳/۲۹۳ - الفتح) کتاب "الاعتصام بالکتاب والسنۃ" باب "قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال طائفۃ من أمتی" (بخاری میں لفظ "الآثار" نہیں)

(۲۹) دیکھیں "فتح الباری" (۱۳/۲۹۳)، "شرح النووی" (۱۳/۶۶-۶۷) "الجهاد" باب "لا تزال طائفۃ من أمتی ...."

امام احمد بن حنبل کے اس قول کو امام حاکم نے "معرفۃ علوم الحدیث" (۲) میں بالسند ذکر کیا ہے۔ امام صاحب سے ایک دوسری سند سے ایک قول ان الفاظ سے بھی مروی ہے۔

محمد بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کا گذر اصحاب الحدیث کے ایک گروہ سے ہوا جو مذاکرہ میں مشغول تھا تو آپ نے فرمایا۔

ما أحسب هولاء الا ممن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزال طائفة من امتى على الحق تقوم الساعة" المجروحين" لابن حبان (۱/۸۹)

"میں تو ان لوگوں کو اسی گروہ میں سے سمجھتا ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے "لا تزال طائفۃ من أمتی ...."

(۳۰) "لا تزال طائفۃ من أمتی ...."

اس حدیث کی تخریج کے لیے نمبر ۲۳ دیکھیں۔

وبذا تم التخريج والتعليق وبالله التوفيق -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تصانیف مولانا حکیم محمد اشرف سندھو

تقلید جامد
مقیاس حقیقت
تاریخ التقلید
پیغام جیلانی
مقام اہل حدیث
البشریٰ بسعادۃ الدارین
رکعات قیام رمضان
بریلوی عقائد و اعمال
بریلویت کا پس منظر
عقیدہ حیات النبی ؐ
کتاب علی ابی حنیفہ عربی
" " اردو
اکمل البیان (عربی)
" " اردو
فرقہ ناجیہ
علماء دیوبند کا مذہب

فلاح دارین
رسول اللہ کی نماز
مناظرہ چک ۲
فرقہ وجودیہ
حنفی عقیدہ
زندہ درگور
دین فطرت
فقیہ عراق
امام مالک ؒ
امام شافعی ؒ
امام احمد بن حنبل ؒ
شمع توحید نظم
شان محمد "
سیرۃ النبی "
شافع روز جزا "
حقیقت ایمان "

www.KitaboSunnat.com

دار الاشاعت اشرفیہ
سندھو بلو کی ضلع قصور